عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

جمادی الاول ۱۴۲۷ھ
جون 2006ء

جلد ۳۹/۱۰
شمارہ ۵

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

توہین آمیز خاکے پس پردہ قادیانی جماعت کا کردار

میرپور خاص میں 17 قادیانیوں کا قبول اسلام

مرتد کی سزا... قرآن و سنت... اجماع اور عقل کی روشنی میں

تصدیق نامہ شیزان قادیانی مشروب ساز فیکٹری

www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: mahanamalolaak@yahoo.com

ماہنامہ
لولاک
ملتان
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ ۵ .... جلد ۳۹/۱۰

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ختم نبوت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف ساہیوالیؒ

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
سرپرست: خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ
سرپرست: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود
ایڈیٹر: مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید
منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس مشاورت

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا عزیز الرحمن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد نذیر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود — مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان — مقام اشاعت: دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

توہین آمیز خاکے.....پس پردہ قادیانی جماعت کا کردار	ادارہ	3
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے	صاحبزادہ طارق محمود	11
فیصل آباد انتظامیہ کا مستحسن اقدام	صاحبزادہ طارق محمود	13
میرپور خاص میں 17 قادیانیوں کا قبول اسلام	ادارہ	14

مقالات ومضامین!

مرتد کی سزا	حضرت مولانا مفتی سعید احمد مدظلہ	15
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	40

متفرقات!

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	44
شیزان... تصدیق نامہ	ادارہ	48
تبصرہ کتب	ادارہ	49
قارئین کے لئے خوشخبری	ادارہ	54
اکابر کے ردقادیانیت پر مشتمل رسائل شائع کرنے کی تحریک	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

توہین آمیز خاکے……پس پردہ قادیانی جماعت کا کردار!

گزشتہ کئی ماہ سے مغرب اور مغربی ممالک خصوصاً ڈنمارک کے ایک اخبار کی جانب سے پیغمبر اسلامﷺ کی توہین وتنقیص پر مبنی کارٹون کی اشاعت کی وجہ سے امت مسلمہ اور دنیا بھر کے مسلمان آتش زیر پا اور سراپا احتجاج ہیں کہ مغرب اور اقوام متحدہ ان انسان نما درندوں کے گلے میں پٹہ ڈالے اور ان کی بے باک زبانی کو لگام دے ورنہ مسلمان اپنے نبیﷺ کی عزت وحرمت کا بدلہ خود چکانے پر مجبور ہوں گے۔

بلاشبہ امت مسلمہ جواب تک مختلف جماعتوں' پارٹیوں اور ملکوں میں بٹی ہوئی تھی یا اختلاف دیار' رنگ' زبان کے اختلاف یا تمدن ومعاشرت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے کسی قدر بعید محسوس ہوتی تھی۔ مغرب کی اس دریدہ دہنی کی نفرت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے نقطہ اتحاد پر متحد ہوگئی ہے۔ اب تک یہی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ مغرب اور مغربی اخبارات یا ڈنمارک کے گستاخ آرٹسٹوں کو یہ جرأت ہوئی تو کیسے اور کیونکر؟۔ اور اس کے پس پردہ کیا عوامل اور اسباب وعلل ہیں؟

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے روزنامہ جنگ لندن کے نمائندہ جناب ڈاکٹر جاوید کنول کو' جنہوں نے روزنامہ جنگ لندن میں اپنے حوالہ سے ایک خبر کی اشاعت سے اس حقیقت کا اظہار فرمایا اور بتلایا کہ بلاشبہ ڈنمارک کا بدنام زمانہ آرٹسٹ اسلام دشمن اور عیسائیت اور صلیب کا پجاری ہے' مگر اس کو اس گھناؤنے جرم پر اکسانے یا اس کو اس گستاخی کرنے کی طرف متوجہ کرنے والے وہی مار آستین ہیں' جو گزشتہ ایک سو سال سے زیادہ عرصہ سے امت مسلمہ کے جذبات سے کھیلتے آرہے ہیں' یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیشہ سے انگریز کی چھتری اور انگریزی اقتدار کے سایہ میں رہ کر ختم نبوت پر شب خون مارنے اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی عزت وناموس کو تار تار کرنے کی ناپاک کوششیں کیں اور امت مسلمہ کو نبی رحمتﷺ کے دامن سے کاٹ کر ایک مخبوط الحواس شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ جوڑنے کی سعی کی۔ بلاشبہ یہ اپنی جگہ بہت بڑا انکشاف اور اظہار حقیقت کا بہت بڑا کارنامہ تھا۔

چنانچہ اس خبر کی سب سے پہلی اشاعت روزنامہ جنگ لندن میں ۲/ مارچ ۲۰۰۶ء کو ہوئی' اس کے بعد پاکستان کے دوسرے کئی ایک معاصر اخبارات نے بھی اسے شائع کیا' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ روزنامہ جنگ لندن کی اس خبر کا متن یہاں درج کردیا جائے' جو یہ ہے:

''کوپن ہیگن (رپورٹ: ڈاکٹر جاوید کنول) ڈنمارک میں خفیہ ادارے کے ایک ذمہ دار آفیسر نے اپنا نام

اور عہد وصیغہ راز میں رکھنے کی شرط پر کارٹون ایشو پر گفتگو کرتے ہوئے جنگ کو بتایا کہ ستمبر ۲۰۰۵ء میں احمدیوں کا سالانہ جلسہ ڈنمارک میں ہوا جس میں احمدیوں کے مرکزی ذمہ داران نے شرکت کی۔ اس موقع پر قادیانیوں کے ایک وفد نے ڈینش وزیر سے ملاقات کے دوران جہاد کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ وہی اسلام کی حقیقی تعلیمات کے علمبردار ہیں اور ان کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی (نعوذباللہ من ذالک) نے جہاد کو منسوخ قرار دے دیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی احکامات تبدیل کر دیے ہیں۔ اس لئے کہ محمد ﷺ کی تعلیمات اور ان کا عہد ختم ہو چکا ہے (نعوذباللہ من ذالک)۔ ان کی اس یقین دہانی پر کہ محمد ﷺ کے پیروکار صرف سعودی عرب تک محدود ہیں۔ ۳۰/ستمبر کو ڈینش اخبار نے محمد ﷺ کے حوالے سے بارہ کارٹون شائع کئے جن کا مرکزی نکتہ فلسفہ جہاد پر حملہ کرنا تھا۔ اعلیٰ ڈینش افسر نے کہا کہ ہمیں جنوری کے آغاز تک اس بات کا یقین تھا کہ احمدیوں کا دعویٰ سچا تھا' کیونکہ جنوری تک سوائے سعودی عرب کے کسی اسلامی ملک نے ہم سے باقاعدہ احتجاج نہیں کیا تھا۔ او آئی سی کی خاموشی ہمارے یقین کو پختہ کر رہی تھی۔ اس ذمہ دار آفیسر نے اس نمائندے کو اس ملاقات کی ویڈیو ٹیپ بھی سنائی' جس میں ڈینش اردو اور انگریزی زبان میں گفتگو ریکارڈ تھی۔ دریں اثنا جنگ کے ایک سروے میں' جس میں تین دنوں کے اندر ۱۵۰۰ ڈینش لوگوں کے خیالات معلوم کئے گئے' یہ بات سامنے آئی کہ ۹۰ فیصد ڈینش لوگوں کے خیال میں ڈنمارک کے اخبار نے محمد ﷺ کے بارے میں کارٹون شائع کر کے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ ۶۳ فی صد لوگوں کے مطابق اس مسئلہ کا حل صرف یہ ہے کہ اہل اسلام ڈینش حکومت اور متعلقہ اخبار کی معذرت قبول کر لیں۔ جن لوگوں کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی تھی' ان میں کاروباری افراد' طالب علم' سیاسی کارکنان' اخبار تولین' ٹیکسی ڈرائیور اور ملازمت پیشہ افراد شامل تھے۔ لوگوں نی اکثریت از خود یہ نکتہ سامنے لے کر آئی کہ چند ماہ قبل جب جوتے بنانے والی ایک فرم نے اپنے جوتوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر شائع کی تو ڈینش حکومت نے ان جوتوں کی فروخت پر پابندی عائد کر کے فرم کو بند کر دیا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر پر یہ کارروائی ہو سکتی ہے تو پھر محمد ﷺ کے کارٹون شائع کرنے پر متعلقہ اخبار کے خلاف کارروائی کیوں ممکن نہیں ہے؟ علاوہ ازیں ڈینش ٹیچرز یونین نے اپنے ایک اجلاس میں اتفاق رائے سے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ اسلام کو بھی لازمی مذہبی تعلیم قرار دیا جائے تاکہ مستقبل کے ورثاء اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کر سکیں۔ اس قرارداد کے مطابق دنیا کو جنگ کے شعلوں سے بچانے اور اسے امن کا گہوارہ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ نئی نسل کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔'' (روزنامہ جنگ لندن ۴/مارچ ۲۰۰۶ء)

اس خبر کی اشاعت سے قادیانی ایوان اور قصر خلافت میں بھونچال اور زلزلہ برپا ہو گیا' تو مرزائی امت کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور احمد نے اس خبر کو موضوع بنا کر اپنے خطبہ جمعہ میں روزنامہ جنگ لندن اور اس کے نمائندہ جناب ڈاکٹر جاوید کنول کو خوب کوسا اور اپنے تئیں یہ باور کرانے کی کوشش کہ یہ خبر سراسر جھوٹ اور افتراء ہے' اور اس سے

دنیا بھر میں ہماری بدنامی ہوئی ہے۔ موصوف نے اپنے آباؤ اجداد کی روش پر اپنے اوپر خوب لعنتیں برسائیں اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق روزنامہ جنگ لندن کو نوٹس بھیجا کہ اس خبر سے ہماری ساکھ اور شہرت کو نقصان پہنچا ہے اس پر معذرت شائع کی جائے ورنہ ہم ہرجانہ کا دعویٰ کریں گے۔ قادیانی امت کے وکلاء نے اس موقع پر روزنامہ جنگ لندن کو جو نوٹس جاری کیا' قابل اعتماد ذرائع کے مطابق اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

''ہم احمدیہ مسلم ایسوی ایشن یو۔کے۔ اور اندرون و بیرون ملک میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ۹ معروف ممبران کی جانب سے کام کرتے ہیں' جن میں یو۔کے۔ ایسوی ایشن کے صدر' سویڈش صدر اور سویڈن میں نوبل برائے ۲۰۰۵ء کے مندوبین شامل ہیں۔

ہمارے موکل نے ڈاکٹر جاوید کنول کے ایک مضمون کے حوالے سے جو روزنامہ جنگ کی ۲/ مارچ ۲۰۰۶ء کی اشاعت میں شائع ہوا' ہمیں ہدایت کی ہے' جس کی ایک نقل اردو اور اس کے انگریزی ترجمہ کے ہمراہ ساتھ منسلک ہے۔

اس مضمون میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ احمدیہ مسلمانوں کا ایک وفد ڈینش حکومت کے وزیر سے بدنام زمانہ کارٹونوں کی ڈنمارک کے ایک اخبار میں اشاعت سے قبل ملا اور یہ کہ وہ کارٹونوں کی اشاعت کے براہ راست ذمہ دار ہیں بوجہ وزیر کو اس یقین دہانی کے کہ حضور ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کا دور ختم ہو چکا (نعوذ باللہ) اور یہ کہ حضور ﷺ کے پیروکار سعودی عرب تک محدود ہیں۔

روزنامہ جنگ کے قارئین ان الزامات سے ہمارے موکل کے حوالے سے یہ سمجھیں گے کہ میرے موکل نے احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ذمہ دار ممبران کی حیثیت سے ایسے حساس مسئلہ یعنی کہ مبینہ وفد کی ڈینش حکومت کے وزیر سے ملاقات کا انتظام و انصرام کیا۔

یہ الزامات جن کا ہم نے حوالہ دیا ہے' اس شدید اور پرتشدد عالمی اشتعال اور احتجاج کے درمیان شائع ہوئے جو بدنام زمانہ کارٹونوں کی اشاعت سے پیدا ہوا' اور یہ الزامات دانستہ اور جان بوجھ کر عائد کئے گئے تھے تاکہ تمام مسلمانوں کو شدید ٹھیس پہنچائی جائے اور یہ کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے خلاف' بالخصوص میرے موکل کے خلاف اشتعال دلایا جائے اور خطرناک دشمنی پیدا کی جائے۔

یہ الزامات شدید ترین ہتک عزت ہیں' درحقیقت یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ اب تک شائع ہونے والی یہ سب سے بڑی' اشتعال انگیز ہتک عزت ہے' اور یہ دانستہ ہے تاکہ امن و امان کا مسئلہ پیدا کیا جائے' جو ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے قانون نے ہمیشہ انتہائی اہمیت سے نمٹا ہے۔ رفع شبہ کے لئے مضمون کا ہتک آمیز مفہوم یہ ہے کہ:

ا ... ایک خفیہ میٹنگ میں مسلمانوں کے حقیقی عقائد کے حوالے سے ہمارے موکل نے ڈنمارک کی انتظامیہ کو جان بوجھ کر دھوکا دیا۔

۲ ہمارے موکل نے کارٹونوں کی اشاعت کروائی جو کہ مسلمانوں کے لئے شدید اشتعال انگیز تھے اور یوں وہ اس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں ہونے والے پُرتشدد احتجاج کے مجرمانہ طور پر ذمہ دار ہیں۔

۳ ہمارے موکل جو کہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اچھے مسلمان اور حضور ﷺ کے پیروکار ہیں' فریبی اور منافق ہیں۔ کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کا دور اب ختم ہو چکا۔

یہ الزامات مکمل طور پر خود تراشیدہ ہیں' جیسا کہ روزنامہ جنگ واضح طور پر جانتا ہے یا اسے جان لینا چاہئے تھا۔ بدنام زمانہ کارٹونوں کی اشاعت سے قبل ڈینش وزیر سے کوئی وفد نہیں ملا' جیسا کہ آپ نے الزام عائد کیا ہے' اور آپ بلا کسی شک وشبہ کے جانتے ہیں کہ جو عقائد آپ نے ہمارے موکل کی طرف منسوب کئے ہیں' وہ توہین آمیز ہیں۔

درحقیقت ہمارے موکل ایک ڈینش وزیر سے سویڈن میں ایک کھلے عام استقبالیہ میں ملے ہیں' جس کی فلم بندی کی گئی' البتہ جس گفتگو کا آپ نے الزام عائد کیا ہے' وہ وقوع پذیر نہیں ہوئی۔ مزید براں ہمارے موکل ڈینش انتظامیہ سے کارٹونوں کی اشاعت کے بعد ملے' جس کا مقصد انہیں انتہائی اشتعال انگیز مواد کی اشاعت پر معافی مانگنے پر آمادہ کرنا تھا۔

آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ کے نمائندہ کو ایک ڈینش انٹیلی جنس افسر نے مبینہ میٹنگ کی ایک ویڈیو ٹیپ دکھائی ہے۔ یہ مکمل طور پر حماقت انگیز اختراع ہے۔ ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر آپ اس جھوٹ پر قائم ہیں کہ یہ ایک حقیقت ہے تو یہ ویڈیو پیش کریں۔

یہ کہانی ایک نفرت انگیز' گمراہ کن اختراع ہے۔ احمدی مسلمان' جیسا کہ آپ جانتے ہیں' دنیا بھر میں جبر کا شکار ہیں اور اکثر وبیشتر تشدد کا نشانہ بنتے ہیں۔ اس اشاعت نے کئی ملین کو شدید حملوں کے نشانہ پر رکھ دیا ہے۔ یہ ہمارے موکل کے لئے انتہائی توہین آمیز ہے اور اس کا ان کی شہرت پر برا اثر پڑے گا۔

ہم نے اپنے موکل کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ہرجانے کے اہل ہیں' تاکہ ان کی شہرت برقرار رہے' اور وہ یہاں کورٹ میں مقدمہ کی سماعت سے نہیں ہچکچائیں گے۔ آپ کو اس بارے میں کسی شک وشبہ میں نہیں رہنا چاہئے کہ کورٹ کو اتنے اختیارات حاصل نہیں کہ اس طرح کی صحافتی غلطی پر کچھ کر سکے اور اس کو یقینی بنائے کہ ایسا دوبارہ نہ ہو۔ ہم انتہائی پُراعتماد ہیں کہ عدالت اپنے اختیارات کے آخری حد تک استعمال سے قطعاً نہیں ہچکچائے گی۔

مگر ہمارے موکل کی موجودہ ترجیح خبر سے فوری دست برداری اور مکمل طور پر معافی چاہنا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ قانونی چارہ جوئی سے بچنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ کرنا ہوگا کہ:

۱ روزنامہ جنگ کے اگلے ایڈیشن میں اردو سرورق کے بالائی نصف حصہ میں متفقہ الفاظ میں خبر سے دست برداری اور معذرت نمایاں طور پر ایسی سرخی اور فونٹ میں شائع کریں جو اس صفحہ پر شائع ہونے والی کسی اور خبر

سے چھوٹی نہ ہو۔ ہم جلد ہی وہ الفاظ بھجوائیں گے جو ہمارے موکل کو قابل قبول ہوں گے۔

۲۔ یہ ذمہ داری لیں کہ یہ الفاظ یا اس سے ملتے جلتے الزامات جن پر شکایت ہوئی۔ انہیں نہیں دہرائیں گے۔

۳۔ ہمارے موکل کو جن قانونی اخراجات کی ادائیگی پر مجبور ہونا پڑا اس کا ہرجانہ ادا کریں۔

اگر ہمیں یہ یقین دہانی نہ ملی کہ آپ سات دن کے اندر اس مطالبہ پر متفق ہوں گے تو ہم توقع کرتے ہیں کہ ہمیں قانونی چارہ جوئی کی ہدایت ملے گی تاکہ ہم انہیں عدالت میں لائیں۔''

جنگ گروپ کے مالکان' مدیران اور ذمہ داران ابھی اس پر غور و فکر اور اپنے وکلاء سے صلاح مشورہ میں مصروف تھے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں اور جنگ کے قارئین کو اس صورت حال کا علم ہوگیا اور انہوں نے روزنامہ جنگ کے مالکان و مدیران کو اپنے ہزاروں فونوں' فیکس اور ای میل کے ذریعہ اس پر مجبور کیا کہ روزنامہ جنگ اس حقیقت کے اظہار پر کسی قسم کی کوئی کمزوری اور معذرت کا اظہار نہ کرے پوری مسلمان برادری اس سلسلہ میں ان کے ساتھ ہے۔

یہ معاملہ ابھی تک زیر غور تھا' مشورے جاری تھے اور صورت حال واضح نہیں ہوئی تھی کہ ''احمدی ڈاٹ آرگ'' ویب سائٹ کے جناب شیخ احمد کریم نے روزنامہ جنگ کے نمائندہ جناب ڈاکٹر جاوید کنول سے رابطہ کرکے مرزا مسرور احمد کے غیض و غضب سے بھرپور خطبہ جمعہ کے حوالہ سے اس خبر کی صداقت اور حقائق کی تصدیق پر ان سے ایک مفصل انٹرویو لیا۔ چنانچہ انہوں نے سوال و جواب پر مشتمل اس انٹرویو کو اپنی ویب سائٹ احمدی ڈاٹ آرگ پر اپ لوڈ کردیا جو قارئین کی دلچسپی کے لئے یہاں اسی ویب سائٹ کے حوالے سے پیش کیا جارہا ہے:

''تحریک احمدیہ کے پانچویں گدی نشین مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۳ مارچ ۲۰۰۶ء میں جنگ اخبار کی ایک خبر کو اپنا مرکزی موضوع بنا کر ایک بار پھر ۱۹۵۳ء جیسے حالات پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

مسرور احمد صاحب نے اپنے خطبے میں جنگ اخبار کے رپورٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ ''یہ خبر جھوٹی ہے اور سراسر جھوٹ ہے' اور میں (مسرور) لعنت اللہ علی الکاذبین کہتا ہوں' اگر تم سچے ہو (یعنی اگر خبر سچی ہے) تو تم یہی الفاظ دہراؤ لیکن کبھی نہیں دہرا سکتے۔'' (مسرور!)

کیا جنگ اخبار کے رپورٹر سچے ہیں؟ کیا وہ (یہ) الفاظ دہرائیں گے؟ آئیے پڑھتے ہیں ڈاکٹر جاوید کنول صاحب کی گفتگو شیخ احمد کریم صاحب آف احمدی آرگ کے ساتھ۔ اے ایس خان!

☆ کریم شیخ:...... جاوید صاحب! سب سے پہلی بات: کیا آپ جنگ اخبار کے لئے صرف ادھر سے نمائندہ ہیں یا یورپین یونین کے؟

ڈاکٹر جاوید کنول: میں جنگ اخبار' جیو نیوز دونوں کا نمائندہ ہوں' بیلجیئم اور ہالینڈ سے علاوہ تمام یورپین

اور سکینڈے نیوین ممالک میں بھی مجھے کورتیج کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

☆..... ہماری یہ گفتگو آپ سے توہین آمیز خاکوں' جماعت احمدیہ اور مرزا مسرور احمد صاحب کے حالیہ خطبہ جمعہ کے حوالے سے ہوگی' جوانہوں نے آپ کی خبر کے حوالے سے مورخہ ۳/ مارچ ۲۰۰۶ء کولندن' یوکے میں دیا' اور اس میں آپ پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے جھوٹی خبر لکھی اور جنگ اخبار نے اس جھوٹ کو چھاپ کر پھیلایا' کیا یہ سچ ہے کہ آپ نے یہ جھوٹی خبر اپنے اخبار کو شائع ہونے کے لئے دی؟

ڈاکٹر جاوید کنول:..... سب سے پہلے تو میں کہتا ہوں کہ ''جھوٹے پر خدا کی سو بار لعنت'' اور پھر آتا ہوں آپ کے سوال کی طرف' کہ یہ گدی نشین حضرت (مسرور) کن احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں؟ آپ ان کا خطبہ غور سے سنیں یا پڑھیں تو ان کا تضاد ان کے بیان سے صاف نظر آتا ہے' پورے خطبہ میں جو بات کرتے ہیں اسی کی خودنفی کرتے ہیں' ایک طرف کہتے ہیں: میں کسی سے نہیں ملا' دوسری طرف کہتے ہیں: میری ریسیپشن (استقبالیہ) میں ڈینش وزیر اور اخبار نویس شامل تھے' جب میں یہ لکھتا ہوں تو اسے جھوٹ کہتے ہیں' جب خود اقرار کر رہے ہیں تو سچ ہے' اس سے ان کا اپنا جھوٹ ظاہر ہوتا ہے نہ کہ میرا۔

☆..... کیا واقعی آپ کی ملاقات ڈنمارک کے خفیہ ادارے کے کسی افسر سے ہوئی تھی؟

ڈاکٹر جاوید کنول:..... جی ہاں! ہوئی تھی۔

☆..... کیا آپ اس افسر کا نام بتاسکتے ہیں' جس نے آپ کو مطلوبہ معلومات فراہم کیں؟

ڈاکٹر جاوید کنول:..... میں معذرت خواہ ہوں۔ میں نام نہیں بتاسکتا۔ یہ بات ہمارے اصول اور پیشہ کے خلاف ہے۔

☆..... اگر نہیں بتاسکتے تو کیا خبر کی سچائی کے لئے' جیسا کہ مرزا مسرور صاحب نے آپ سے اپنے خطبہ جمعہ میں تقاضا کیا ہے' کہ اگر یہ سچ ہے تو آپ بھی یہ الفاظ دہرادیں: ''لعنت اللہ الکاذبین'' کیا آپ دہرائیں گے؟

ڈاکٹر جاوید کنول:..... شیخ صاحب! یہ خبر' یہ ملاقات اسی طرح سچ ہے جیسے میری آپ سے بات ہو رہی ہے' جھوٹے پر میں اردو میں تو پہلے ہی لعنت بھیج چکا ہوں۔ اب عربی میں ایک نہیں دس بار کہتا ہوں: ''لعنت اللہ الکاذبین'' شیخ صاحب! اب آپ مجھے بتائیں کہ مسرور صاحب نے کہا کہ: میں نہیں دہرا سکتا' دوسرے اگر سچا ہوں گا تو تبھی دہراؤں گا' تو میری سچائی تو ظاہر ہوچکی۔ کیونکہ میں نے دس بار دہرادیا ہے۔

☆..... آپ نے خبر میں لکھا ہے کہ مسرور صاحب کی ملاقات کی ویڈیو ٹیپ ہے اور اس میں اردو انگریزی اور ڈینش زبانوں میں گفتگو ہے' کیا آپ وہ ٹیپ اپنی سچائی کے طور پر پیش کرسکتے ہیں؟ جیسا کہ مسرور صاحب نے کہا ہے کہ اگر آپ سچے ہیں تو انہیں بھی دکھادیں؟

ڈاکٹر جاوید کنول:..... شیخ صاحب! یہاں پر میں تھوڑی سی تصحیح کرنا چاہوں گا کہ کتابت کی غلطی ہے "آڈیو" کی بجائے "ویڈیو" لکھا گیا ہے' مجھے آڈیو ٹیپ سنائی گئی تھی' نہ کہ ویڈیو۔ رہ گئی پیش کرنے یا مسرور صاحب کو بتانے کی بات' تو وہ ٹیپ میرے پاس نہیں ہے اور نہ میری ملکیت ہے' مسرور صاحب کو چاہئے کہ عدالت میں چلے جائیں اور عدالت مجھے اپنی خبر کا ذریعہ بتانے کا حکم نامہ جاری کرے تو میں اس آفیسر کا نام عدالت کو بتادوں گا' پھر عدالت اس سے وہ ٹیپ حاصل کر کے خود سن لے گی۔

شیخ صاحب! میں آپ کو ایک بات بتادیتا ہوں کہ مسرور صاحب خود کو Guilty (قصوروار) محسوس کررہے ہیں' ورنہ اس قسم کی پیش بندیاں نہ کرتے' میں نے جو ٹیپ میں ان کے خیالات سنے ہیں' وہ کسی بھی مسلمان کے لئے قابل قبول نہیں۔ انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب اور اپنے آپ کو اسلام کے نمائندے کے طور پر حکومت ڈنمارک کے سامنے پیش کیا ہے اور جہاد کی جس طرح سے تصویر کشی کی تھی' یہ کارٹون اسی کا نتیجہ ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ مسرور صاحب اگر سچے ہیں' اگر انہوں نے اسلام کے خلاف کوئی بات نہیں کی تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر ڈنمارک کے وزیر برائے امیگریشن کے ساتھ اپنی ملاقات' جس میں انہوں نے اسلام کے عقائد اور جہاد کی جو تصویر پیش کی' (وہ) خود دنیا کو بتادیں' پھر سچ سب کے سامنے آجائے گا۔

☆ کیا آپ یہ تو نہیں کہنا چاہ رہے کہ مسرور صاحب "ایک تیر سے دو شکار" کرنا چاہ رہے ہیں؟ ایک طرف تو وہ اپنے آپ کو اسلام کے نمائندہ کے طور پر پیش کرتے ہیں اور دوسری طرف اپنے بیانات سے خود مسلمان کو بھڑکاتے ہیں کہ وہ احمدیوں پر حملہ آور ہوں؟ اور یہ جہاں مغربی ممالک میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کریں' وہاں احمدیوں کے لئے مفادات حاصل کریں اور اپنے آپ کو مظلوم ثابت کریں؟

ڈاکٹر جاوید کنول: شیخ صاحب! آپ نے میرے منہ کی بات چھین لی' مسرور صاحب کے خطبہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے ایشو کو زندہ رکھنے کے لئے کوئی بھی قدم اٹھاسکتے ہیں' آپ خود دیکھیں کہ احمدی پوری آزادی کے ساتھ پاکستان میں رہ رہے ہیں' احمدیوں کی سب سے زیادہ تعداد پاکستان میں ہے' مسرور صاحب کو مغربی ممالک میں اپنے مادی مفادات کے لئے احمدیوں پر حملے اور مظالم کی ضرورت ہے' جس کی خاطر انہوں نے یہ خطبہ دیا تاکہ مسلمان بھڑک اٹھیں اور ملک میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہوجائیں اور مسرور صاحب جیسے لوگ اپنے مفادات حاصل کرتے ہوئے بے گناہوں کو اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھاتے چلے جائیں۔

شیخ صاحب! میرے مسرور صاحب سے ایک' دو سوال ہیں' وہ ان کا کیا جواب دیں گے؟ مجھے یقین ہے کہ وہ جواب نہیں دیں گے' کیونکہ وہ جھوٹے ہیں' اگر رتی بھر بھی سچے ہوں گے تو جواب دیں گے' جیسے میں نے دیئے ہیں۔

سوال:1..... مسرور صاحب وزیر برائے امیگریشن آف ڈنمارک اور وہاں کے اخبار نویسوں کے ساتھ آپ کی ملاقات

نہیں (ہوئی)؟ جو ہوئی ہے (تو) کیا آپ اس کی تفصیل بتانا پسند کریں گے؟

سوال:۲:... مسرور صاحب! کیا آپ نے ڈینش وزیر اور اخبار نویسوں کو یہ نہیں کہا کہ اب جہاد منسوخ ہو چکا ہے؟

سوال:۳:... مسرور صاحب! کیا آپ نے ڈینش وزیر اور ڈینش اخبار نویسوں سے یہ نہیں کہا کہ مسلمانوں اور احمدیوں کے عقائد مختلف ہیں؟ اور احمدی ہی اسلام کے نمائندہ ہیں؟

سوال:۴:... مسرور صاحب! کیا آپ نے جہاد کی ایسی تصویر کشی نہیں کی جس سے مسلمان جنگجو اور دہشت گرد ثابت ہوں؟ کیا آپ کی گفتگو کے نتیجہ میں ڈینش میڈیا کے خیال میں ایسے خاکے نہیں ابھرے جو بعد میں توہین آمیز خاکوں کی شکل میں ڈنمارک کے ایک اخبار نے شائع کئے؟

سوال:۵:... کیا آپ کی جانب سے بطور گدی نشین خاکوں پر مذمتی یا احتجاجی بیان جاری کیا گیا؟

کیا مسرور صاحب میرے ساتھ یہ الفاظ دہرائیں گے کہ یہ سب جھوٹ ہے ایسا کچھ نہیں ہوا اور جھوٹے کے لئے میں کہتا ہوں ”لعنت اللّٰہ الکاذبین“۔ مسرور صاحب! اب آپ اپنے MTA (ٹی وی چینل) پر یہی الفاظ دہرا دیں اگر یہ نہیں کہا گیا؟

☆ ڈاکٹر جاوید صاحب! آپ کا ہم سے بات کرنے کا شکریہ آپ کا موقف اور سوالات ہم احمدی ڈاٹ آر گ پر لگا دیں گے اب مرزا مسرور احمد صاحب کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ اللہ حافظ!

ڈاکٹر جاوید کنول:... شیخ صاحب! آپ کا بھی شکریہ کہ مجھے موقع دیا کہ میں مسرور صاحب کی دروغ گوئی اور اپنی سچائی بیان کرسکوں۔ (شیخ احمد کریم)“ (ویب ماخذ احمدی ڈاٹ آر گ)

جناب ڈاکٹر جاوید کنول کے اس انٹرویو اور بات چیت کے مطالعہ کے بعد جہاں روزنامہ جنگ لندن کے مالکان اور مدیران کے لئے صورت حال آسان ہوگئی ہے وہاں جناب ڈاکٹر جاوید کنول صاحب کی خبر کی صداقت بھی دلائل و براہین سے منقح ہوکر سامنے آجاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مرزائی امت کی اسلام دشمنی اور ان کا کذب وافترا مکروہ چہرہ اور اسلام دشمنی بھی کھل کر سامنے آگئی ہے۔

مرزائی لاکھ جان چھڑائیں مگر وہ اپنے باوا مرزا غلام احمد قادیانی کی ان عبارتوں کا کیا کریں گے جن میں اس نے آقائے دو عالم ﷺ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو بے نقط سنائی ہیں!

آج اگر وہ ڈنمارک کے بدنام زمانہ آرٹسٹ کے توہین آمیز کارٹون کی غلاظت کو اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش بھی کریں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے منسوخیٔ جہاد، جہاد کو دہشت گردی کا نام دینے، اسلامی شریعت کو منسوخ کرنے، اپنے آپ کو ہی مسلمان باور کرانے اور پوری امت مسلمہ کو کافر قرار دینے کی ہرزہ سرائیوں کا کیا جواب دیں گے؟

مرزائیو! آگے بڑھو اور کھل کر میدان میں آؤ' تمہیں کتے کی طرح چھپ کر وار کرنے کی ضرورت نہیں' امت مسلمہ تمہیں اور تمہارے کالے کرتوتوں کو خوب اچھی طرح جانتی ہے' تم سمجھتے ہو کہ تم اپنے آقاؤں کی گود میں اور شیشے کے گھر میں بیٹھ کر امت مسلمہ کے مضبوط قلعے پر سنگ باری کرو گے اور تم بچ جاؤ گے؟

تم آقائے دو عالم ﷺ کی شان میں توہین و تنقیص کر کے صفائی سے بچ جاؤ گے ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمہاری ذلت کا فیصلہ فرمالیا ہے' تم اپنے شکاری کتوں کو چاہے کتنا ہی آگے کرو' مگر ہم جانتے ہیں کہ یہ ڈور کہاں سے ہل رہی ہے' اور ناموس رسالت پر پھینکے جانے والے ہر پتھر کے بارے میں ہم یہ ادراک رکھتے ہیں کہ یہ کہاں سے آ رہا ہے۔

بلاشبہ جناب ڈاکٹر جاوید کنول کا یہ تجزیہ سو فی صد صحیح اور درست ہے کہ قادیانی اس سازش سے دوہرا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں' ایک طرف وہ اپنے آپ کو معصوم بنا کر مسلمانوں کے غیظ و غضب سے بچانا چاہتے ہیں' اور دوسری طرف وہ مسلمانوں اور ان کے پیغمبر ﷺ کو دہشت گرد باور کرا کر دنیائے کفر کو ان کے مقابلہ میں لانا چاہتے ہیں۔

جبکہ قادیانیت کے لئے اس حکمت عملی کا مفید ترین پہلو یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو ان کی اس غلاظت و شرارت کا علم ہو جائے اور وہ ان کے خلاف کوئی اقدام اٹھائیں تو اس کی بنیاد پر قادیانی اپنے آپ کو مظلوم بنا کر اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کا دروازہ کھٹکھٹا کر یہودیوں کی طرح اپنے لئے ہولوکاسٹ کا قانون بنوانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن بحمد اللہ اب مسلمان تمہاری اور تمہارے آقاؤں کی سازشوں کو بھانپ چکے ہیں وہ تمہیں ہرگز معاف نہیں کریں گے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل!

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے!

بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق عامر چیمہ کی تدفین کے موقع پر اس کے آبائی گاؤں ساروکی میں غم اور سوگ کی بجائے ایک جشن کا سماں تھا۔ پورے گاؤں کی گلیوں، بازاروں، چوک اور چوراہوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ جگہ جگہ ٹھنڈے پانی کی سبیلیں لگائی گئیں۔ خیر مقدمی بینرز آویزاں کئے گئے۔ عامر چیمہ کو شایان شان طریقے سے اور پورے عقیدت و افتخار کے ساتھ لحد میں اتارا گیا۔ شہید کے جنازہ میں عقیدت و وارفتگی کے مظاہروں کو کیمروں کی آنکھ میں محفوظ کرنے کے لئے 72 ملکوں کی میڈیا ٹیموں نے کوریج دی۔ 2 لاکھ سے زائد فرزندان توحید اور عاشقان مصطفی ﷺ نے شہید عامر کے جنازہ میں شرکت کی۔ دس ہزار خواتین نے عامر چیمہ کے تابوت کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل کی۔ ساروکی کی سرزمین عاشق رسول کی میت پر نچھاور کئے گئے منوں پھولوں سے گلنار ہوگئی۔ آسمان نے یہ نظارہ یقیناً مدتوں کے بعد دیکھا ہوگا۔

مغربی جرمنی میں تعلیم حاصل کرنے والا پاکستانی نوجوان گستاخ رسول کو جہنم رسید کرتے ہوئے خود جنت میں پہنچ گیا۔ اس نے نہ جانے کتنے دن اور کتنی راتیں مقدس مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں سر کیں۔ بالآخر جذبہ عشق

رسول اسے گستاخ رسول تک لے گیا۔ قاتلانہ حملہ سے گستاخ رسول زخمی ہوا۔ جرمن پولیس نے اسے گرفتار کیا۔ جیل میں ظلم و بربریت کی انتہا کر دی گئی۔ اس نے جسم و جان سے رشتہ توڑ کر روح محمدی سے اس طرح رشتہ جوڑا کہ قیامت تک کے لئے امر ہو گیا۔

عامر چیمہ نے بلاشبہ غازی علم الدین، حاجی مانک اور دوسرے عاشقان رسول کی یاد تازہ کر دی۔ اس نے ایک ایسی درخشندہ و تابندہ تاریخ رقم کی جسے مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ عامر چیمہ نے دنیا کو بتا دیا کہ مسلمان گناہ گار ہو سکتا ہے۔ لیکن نبی کی عزت اور حرمت کے معاملہ میں بے غیرت نہیں ہو سکتا۔ یورپ کے اخبارات نے جناب رسالت مآب ﷺ کے توہین آمیز کارٹون شائع کر کے اپنی تسکین اور مسلمانوں کی روحوں کو تڑپانے کا شغل اختیار کیا تھا۔ یہ بلاشبہ مسلمانوں کی غیرت کا ٹیسٹ تھا۔ عامر چیمہ نے ایک باغیرت اور غیور مسلمان ہونے کا نہ صرف ثبوت دیا۔ بلکہ دنیا پر واضح کر دیا۔ مسلمان حضور ﷺ کی شان میں گستاخی، اہانت کے حوالے سے کسی قانون کے پابند نہیں۔ ایسی ناپاک جسارت کا جواب ایسی جرأت مند جسارت سے ہی دیا جا سکتا تھا۔ قاتلانہ حملہ میں بچ جانے والا جرمن اخبار نویس اپنے بچ جانے پر کبھی مطمئن نہ ہوگا۔ اس کا بچ جانا قدرت کو منظور تھا۔ وہ اور دیگر گستاخان رسول بقیہ زندگی ایک ایسی دہشت اور اذیت کا شکار رہیں گے کہ ان کا مرنا روز کا مرنا ثابت ہوگا۔ آج سلمان رشدی اور تسلیمہ خان مردوں سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ وہ یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ اس سے تو مر جانا ہی بہتر تھا۔ یورپ کے گستاخان رسول کو عامر چیمہ کی جرأت بے پایاں مستقل پیغام دے گئی ہے کہ وہ مسلمان کے نوک خنجر سے بچ نہیں سکتے۔ ان کی زندگی ان چوہوں کی طرح ہے جو خوف و ہراس میں بلوں میں پڑے موت کا انتظار کریں گے۔ سسک سسک کر مرنا ان کا مقدر ٹھہرے گا۔

مشرف حکومت نے عاشق رسول عامر چیمہ کی تدفین کے مسئلہ پر دور اندیشی اور دینی غیرت وحمیت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ پرویز مشرف خود کو سید کہلواتے ہیں۔ لیکن اس موقع پر انہوں نے اس نسبت خاص کے تقاضے فراموش کر دیئے۔ عامر چیمہ کے والدین کی خواہش تھی کہ وہ اپنے خوش نصیب بیٹے کی راولپنڈی میں تدفین کرتے۔ لیکن حکومت نے لاء اینڈ آرڈر کا بہانہ بنا کر انہیں ان کے آبائی گاؤں ساروکی میں دفن کرنے پر مجبور کیا۔ جنازہ کا اعلان 4 بجے سہ پہر تھا۔ لیکن حکومت پنجاب نے ظلم کیا کہ نماز جنازہ ایک بجے ہی پڑھوا دی۔ شدت کی گرمی میں عاشقان مصطفی نے گرمی میں گرمی ایمان کا وہ مظاہرہ کیا۔ جسے مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ حکومت ایک طرف تو توہین آمیز خاکوں کی مذمت کرتی ہے۔ دوسری طرف اہانت کے مرتکب کو قرار واقعی سزا دینے والے عاشق کے جنازہ پر قدغن لگا کر غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کا فریضہ بھی سرانجام دیتی ہے۔ اگر ناموس رسالت کے عظیم سپوت کی نماز جنازہ اور تدفین راولپنڈی میں ہوتی تو غازی علم الدین کے جنازہ کی یاد تازہ ہو جاتی۔ پورے ملک کے مسلمانوں کو نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت ہوتی۔ اسلام کے عظیم فرزند اور ناموس رسالت کے فداکار کی نماز جنازہ کا تاریخی اجتماع پوری دنیا کے کفر باطل اور گستاخان رسول کے لئے ایک خصوصی پیغام کا ذریعہ بنتا۔ اس حقیقت کا آشکارا کرنا ضروری تھا کہ مسلمان ایک ذات گرامی ﷺ کے لئے کسی

قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔ اگر کراچی جیسے شہر میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف پانچ پانچ لاکھ انسانوں کے پرامن مظاہرے ہوسکتے ہیں۔ جہاں امن وامان کا ذرا سا مسئلہ بھی پیش نہ آیا۔ عاشق صادق کے راولپنڈی جنازہ وسیں اسلام آباد کو کہاں خطرہ لاحق ہوسکتا تھا؟۔ مشرف حکومت نے ثانی غازی علم الدین کے جنازہ پر قدغن لگا کر اپنی پیشانی کو داغ دار کیا ہے۔ اگر جنرل پرویز مشرف کے ایک دورے پر دو تین کروڑ روپیہ ضائع کر کے کامیاب بنایا جاسکتا ہے تو عامر چیمہ کی برات پر تو کوئی زیادہ خرچہ بھی نہیں آنا تھا۔ نیک نامی اور اسلام دوستی اگر حکومت کے حصہ میں آتی تو شاید ان کی آخرت سنور جاتی۔ افسوس! مشرف حکومت نے ایک تاریخی یادگار اور ناقابل فراموش کردار کے معاملہ میں بخل کر کے اپنے کھاتہ میں کسی نیک نامی کا اضافہ نہیں کیا۔ اس تمام تر کے باوجود وزیرآباد کے نواحی گاؤں ''ساروکی'' کی سرزمین کو اللہ رب العزت نے عزت بخش دی۔ جہاں ناموس رسالت کا پہرے دار دفن ہوا۔ اس مٹی کے ذروں پر یقیناً کہکشاں بھی ناز کرتی ہوگی۔ ساروکی میں بننے والا مرقد آج مسلمانوں کی عقیدت واحترام کا مرکز بن گیا۔ عامر چیمہ کی محبت مسلمانوں کے قلوب پر قیامت تک کے لئے نقش ہوگئی ہے۔ جسے کبھی مٹایا نہیں جاسکتا۔

فیصل آباد انتظامیہ کا مستحسن اقدام!

گزشتہ ہفتہ فیصل آباد کے نواحی چک رتنا تھانہ ٹھیکری والا میں ایک قادیانی کا انتقال ہوگیا۔ قادیانیوں نے اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا فیصلہ کیا۔ نتیجتاً پورے علاقہ میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ چک کے مسلمانوں نے فیصل آباد کے علماء کو مطلع کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد نے فوری ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ جس میں صورت حال پر غور وخوض کیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات ونشریات مولوی فقیر محمد نے خفیہ اداروں کو صورت حال سے مطلع کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد ضیاء الحق مرحوم کے صاحبزادے جناب محمد مدنی ضیاء (رکن امن کمیٹی) نے انتظامیہ سے رابطہ کیا اور انہیں بتایا کہ قادیانیوں کی اشتعال انگیز حرکت سے امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوجائے گا۔ فیصل آباد جماعت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کو قادیانیوں کی شرارت سے آگاہ کیا۔

چنانچہ فیصل آباد کے غیور علمائے کرام نے فیصلہ کیا کہ قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اگر قادیانیوں نے دھوکہ دہی سے قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا تو اس دریدہ دہنی کے خلاف تحریک چلائی جائے گی اور قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالنے کی قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ کالعدم سپاہ صحابہ ؓ فیصل آباد کے صدر حضرت مولانا حبیب الرحمن نے چک کے مسلمانوں سے رابطہ کیا اور انہیں چوکنا رہنے کی تلقین کی۔ مقامی علمائے کرام نے تھانہ ٹھیکری والا کے انچارج کو ٹیلی فون کر کے بتایا کہ قادیانی مسلمانوں کے قبرستان میں مردہ دفن نہیں کرسکتے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو صورت حال کی ذمہ داری ان پر عائد ہوگی۔

اس دن گورنر پنجاب خالد مقبول فیصل آباد کے ایک روزہ دورے پر آئے ہوئے تھے۔ پوری انتظامیہ ان کے دورے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مشغول تھی۔ تاہم جناب مفتی محمد ضیاء مدنی صاحب اعلیٰ حکام سے رابطہ کرنے میں

کامیاب ہوگئے۔ ڈی سی او فیصل آباد نے نازک صورت حال کو بھانپتے ہوئے پولیس کو احکامات جاری کردیئے کہ قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ادھر چک کے مسلمانوں نے مثالی اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کیا۔ قادیانیوں نے کئی پینترے بدلے۔ لیکن وہ اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے۔ نتیجتاً انہوں نے اپنا مردہ قادیانی مرگھٹ میں دفن کرنے میں عافیت سمجھی۔ ہم چک کے تمام مکاتب فکر علماء اور غیور مسلمانوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ ان کی بیدار مغزی اور باہمی اتحاد سے خطرہ ٹل گیا۔

فیصل آباد انتظامیہ نے برموقع اقدام کر کے لا اینڈ آرڈر کے مسئلہ کو بطریق احسن بخیر وخوبی سرانجام دیا۔ ہم فیصل آباد انتظامیہ اور بالخصوص ڈی سی او صاحب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے دینی جذبات کا احترام کرتے ہوئے قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ ہم فیصل آباد انتظامیہ سے توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی قادیانیوں کی جارحیت اور اشتعال انگیزی کو مدنظر رکھتے ہوئے قانون اور آئین پاکستان کی پاسداری کریں گے۔

میرپورخاص میں ۱۷ قادیانیوں کا قبول اسلام

میرپورخاص میں عبدالمنان قادیانی ڈاکٹر نے ہسپتال میں علاج کے بہانے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لئے اڈہ قائم رکھا ہے۔ حکومت اس زندیق کی ارتدادی سرگرمیوں پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور کے ذمہ داران دن رات ان نومرتدین کے دوبارہ قبول اسلام کے لئے بھرپور کوشش کر رہے ہے۔ چنانچہ ۲۴؍اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپورخاص کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حفیظ الرحمن فیض خطیب مدینہ مسجد اور حضرت مولانا محمد علی صدیقی مبلغ سندھ کے ہاتھ پر ان گیارہ حضرات نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر دوبارہ قبول اسلام کا اعلان کیا:

۱...عزیز اللہ پنہور ولد عبداللہ پنہور۔ ۲... ماجد علی ولد عزیز اللہ پنہور۔ ۳... عابد علی ولد عزیز اللہ پنہور۔
۴... کامران علی ولد عزیز اللہ پنہور۔ ۵... نعمان علی ولد عزیز اللہ پنہور۔ ۶... حسن علی ولد عزیز اللہ پنہور۔ ۷... نذیر علی ولد عزیز اللہ پنہور۔ ۸... سکینہ زوجہ عزیز اللہ پنہور۔ ۹... شبانہ بنت عزیز اللہ پنہور۔ ۱۰... ساجدہ بنت عزیز اللہ پنہور۔
۱۱... عابدہ بنت عزیز اللہ پنہور۔

اسی طرح ٹھیک ایک ماہ بعد ۲۴؍مئی کو ایک اور قادیانی گھرانہ کے چھ افراد نے متذکرہ بالا افراد کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا۔

۱۲... محمد عروس خاصخیلی۔ ۱۳... زوجہ محمد عروس خاصخیلی۔ ۱۴... بہادر خاصخیلی۔ ۱۵... ارشد خاصخیلی۔
۱۶... یوسف خاصخیلی۔ ۱۷... محمود خاصخیلی پسران محمد عروس۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے ان تمام رفقاء کو جنہوں نے دن رات ایک کر کے ان قادیانیوں کے قبول اسلام کے لئے کوشش کی مبارکباد پیش کرتی ہے۔ ان نومسلموں کی استقامت اور دیگر قادیانیوں کے قبول اسلام کے لئے دعا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام قادیانیوں کو قبول اسلام کی توفیق نصیب فرمائیں۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

مرتد کی سزا

قرآن، سنت، اجماع اور عقل کی روشنی میں

خیرالقرون یعنی اسلام کے صدر اول میں جہاں دوسرے اسلامی قوانین کی بالادستی تھی، وہاں سزائے ارتداد کا قانون بھی نافذ رہا۔ اس کے بعد بھی جب تک دنیا میں اسلامی آئین و دستور کی بالادستی رہی، تمام اسلامی حکومتوں میں یہ قانون نافذ العمل رہا۔ اسی کی برکت تھی کہ کوئی طالع آزما مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے، دین و مذہب کو بازیچۂ اطفال بنانے، آئے دن مذاہب بدلنے اور اسلام سے بغاوت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ بلکہ اگر کسی شقی ازلی نے اس قسم کی جرأت کی تو اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، وغیرہ جیسے بدقماشوں کا انجام اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ملی غیرت کے کارناموں سے اسلامی تاریخ مزین ہے۔

لیکن جوں جوں اس معمورۂ ارضی پر اسلامی اقتدار، خلافت اسلامیہ اور مسلمانوں کی گرفت ڈھیلی ہوتی گئی، لادین حکمرانوں کا تسلط بڑھتا گیا اور جبر و استبداد کے پنجے مضبوط اور گہرے ہوتے گئے، تو اس کی نحوست سے جہاں دوسرے اسلامی اصول و قوانین پامال کئے جانے لگے، وہاں سزائے ارتداد کے بے مثال قانون کو بھی حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔

یہ اسی کی ”سبز قدمی“ تھی کہ انگریزی اقتدار کے دور میں، ہندوستان میں جہاں دوسرے بے شمار فتنوں نے سر اٹھایا، وہاں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے باغی غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کر کے نہ صرف ارتداد کا ارتکاب کیا، بلکہ اس نے بھولے بھالے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی باقاعدہ تحریک شروع کر دی۔

چونکہ اس وقت ہندوستان میں انگریزی اقتدار تھا اور غلام احمد قادیانی انگریزی اقتدار کی چھتری کے نیچے یہ سب کچھ کر رہا تھا، اس لئے مسلمان اُسے ارتداد کی سزا کا مزہ نہ چکھا سکے، لیکن جوں ہی مسلمانانِ ہندوستان کی قربانیوں اور مطالبہ پر مملکتِ خداداد پاکستان وجود میں آئی تو مسلمانوں کا پہلا مطالبہ یہ تھا کہ اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی اس مملکت میں اسلامی آئین و قوانین نافذ کئے جائیں۔

شومئی قسمت کہ مسلمانوں کے اس مطالبہ پر توجہ نہیں دی گئی' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان میں بھی اسلام دشمنوں اور خصوصاً قادیانیوں کا اثر و نفوذ بڑھنے لگا' تب مسلمانوں نے ارباب اقتدار سے مطالبہ کیا کہ کم از کم ان کو ملت اسلامیہ سے الگ کاسٹ تصور کیا جائے' چنانچہ قریب قریب نوے سال کی محنت و جدوجہد کے بعد مسلمانوں کی یہ کوشش بار آور ہوئی اور اسلام سے برگشتہ ہوجانے والے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

مگر بایں ہمہ پھر بھی قادیانی ارتداد کا منہ زور گھوڑا سرپٹ دوڑتا رہا' اور قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیوں سے باز نہ آئے' تو اس کے سدباب کیلئے ایک بار پھر تحریک چلی اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔

لیکن قادیانی اپنے بیرونی آقاؤں کی شہ پر ارتدادی سرگرمیوں سے باز نہ آئے' تو مسلمانوں نے استدعا کی کہ پاکستان میں ارتداد کی شرعی سزا کا قانون نافذ کیا جائے۔

بلاشبہ اگر روز اول سے یہ قانون نافذ کردیا جاتا تو اسلام دشمن قوتوں کو مسلمانوں کے دین و ایمان سے کھیلنے کی قطعاً جرأت نہ ہوتی اور نہ ہی مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ ہوتی۔

گویا مسلمانوں کا روز اول سے یہ مطالبہ رہا کہ پاکستان جب اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے' اور یہ اسلامی جمہوریہ کہلاتا ہے تو اس میں قانون بھی قرآن و سنت کا ہی ہونا چاہئے' لیکن چونکہ اس قانون کے نفاذ سے اسلام دشمنوں کی تمام تر سازشیں دم توڑ جاتیں' اور ان کے منصوبوں پر اوس پڑ جاتی' اس لئے انہوں نے اپنے اثر و نفوذ سے اس کی راہ میں ایسی رکاوٹیں کھڑی کیں اور ایسے روڑے اٹکائے کہ مسلمان حکمران اس کے نفاذ کی جرأت ہی نہ کرسکے۔

یوں تو مسلمانوں کا یہ قدیم ترین مطالبہ تھا اور ہے' مگر گزشتہ دنوں افغانستان میں مرتد ہوکر عیسائیت قبول کرنے والے عبدالرحمن کے معاملہ نے مرتد کی سزا کے اس قانون کی اہمیت و ضرورت کو مزید دوچند کردیا ہے' کیونکہ بین الاقوامی سازش کے تحت اس معمولی واقعہ کو اخبارات اور میڈیا پر لاکر جہاں مسلمانوں کو تنگ نظر' تشدد پسند کہہ کر اسلامی آئین' خصوصاً سزائے ارتداد کے قانون کو بری طرح نشانہ بنایا گیا' اور اس کو ظالمانہ قانون کے رنگ میں پیش کیا گیا' ضرورت تھی کہ اس سلسلہ کی غلط فہمیوں کے ازالہ کیلئے قارئین کی خدمت میں کچھ حقائق پیش کردیئے جائیں۔

افغانستان اور افغان قوم کا شروع سے ہی اسلام سے گہرا رشتہ رہا ہے' اور افغانستان نے کبھی بھی کسی جبر و تشدد اور بیرونی دباؤ کو قبول نہیں کیا' اسی طرح افغانستان میں بھی کسی اسلام دشمن تحریک یا نظریہ کو پنپنے کا موقع نہیں مل سکا' حتیٰ کہ امیر حبیب اللہ کے دور میں جب غلام احمد قادیانی نے افغانستان میں اپنے دو نمائندے بھیجے تو امیر مرحوم نے بالفعل ان پر سزائے ارتداد جاری فرماکر ارتدادی تحریک کا راستہ روک دیا۔

لیکن افغانستان میں جوں جوں دین و مذہب سے دوری ہوتی گئی سازشی قوتوں اور ارباب کفر نے اپنے آلہ کاروں کے ذریعہ افغانستان کو اندرونی سازشوں اور طوائف الملوکی سے دوچار کیا تو سب سے پہلے روس نے اس کو ہڑپ کرنے کی خواہش و کوشش کی مگر اسے منہ کی کھانا پڑی جب روس جیسی سپر طاقت شکست و ریخت سے دوچار ہوگئی تو امریکا بہادر کے منہ میں پانی آ گیا اور اس نے افغانستان پر قبضہ کر کے اس پر عیسائیت کا جھنڈا لہرانے کا منصوبہ بنالیا۔

افغانستان میں امریکی تسلط کے بعد بے شمار عیسائی این جی اوز متحرک ہوگئیں افغانستان بلاشبہ بدترین مالی بدحالی کا شکار تھا اور ہے مگر بایں ہمہ امریکا اور اس کی عیسائی این جی اوز اپنے مذموم مقاصد میں خاطر خواہ کامیاب نہ ہوسکیں کیونکہ مسلمانان افغانستان جانتے تھے کہ ارتداد کی سزا موت ہے اور مرتد ہونا موت کو گلے لگانے کے مترادف ہے۔ اس لئے آج سے پندرہ سال پہلے مرتد ہو کر جرمنی چلے جانے والے عبدالرحمن کو دوبارہ افغانستان لا کر اس سے مرتد ہونے اور عیسائیت قبول کرنے کا اعلان کرایا گیا جس کے پس پردہ درج ذیل مقاصد کارفرما تھے مثلاً:

الف:...... یہ باور کرایا جائے کہ افغانستان میں عیسائی این جی اوز کی تحریک اور کوششوں کے خاطر خواہ نتائج نکل رہے ہیں۔

ب:...... مسلمانوں کو ذہنی اور اعصابی تناؤ میں مبتلا کر کے عیسائیت کی بالادستی کا احساس اجاگر کیا جائے۔

ج:...... اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کو ترجیح دینے اور مسلمانوں میں قبول عیسائیت کے رجحان کا تصور پیش کیا جائے۔

د:...... قانونِ ارتداد اور مرتد کی اسلامی سزا کے نفاذ کو اپنے اثر و نفوذ اور بین الاقوامی دباؤ کے ذریعہ معطل کرایا جائے۔

ہ:...... مرتد کو تحفظ دے کر دوسرے بے دینوں کو ذہناً اس پر آمادہ کیا جائے کہ تبدیلی مذہب کی صورت میں ان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جائے گا' بلکہ امریکا' برطانیہ' روس' جرمنی' فرانس' اٹلی' ڈنمارک' ہالینڈ وغیرہ پوری عیسائی دنیا تمہاری پشت پر ہے اور تبدیلی مذہب کی صورت میں تمہیں نہ صرف تحفظ فراہم کیا جائے گا' بلکہ ہر طرح کے ساز و سامان کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ ملک کی شہریت بھی دی جائے گی۔

و:...... یہ باور کرایا جائے کہ افغانستان میں بالفعل امریکا اور عیسائیت کی بالادستی اور حکمرانی قائم ہے' جس کی علامت یہ ہے کہ مسلمان ملک کا مسلمان حکمران اور اس کی مسلمان عدلیہ بھی ایک اسلامی سزا کے نفاذ میں بے بس ہے' چنانچہ مرتد عبدالرحمن کے اس اعتراف کے باوجود کہ: ''میں نے عیسائیت قبول کر لی ہے اور میں اس کیلئے

اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہوں‘‘ افغان عدالت کے جج انصار اللہ مولوی زادہ کا یہ کہنا کہ: ’’ناکافی ثبوت کی بنا پر اسے رہا کیا جاتا ہے۔‘‘ افغان عدالت اور افغان حکومت کی بے بسی کی واضح دلیل ہے۔

ز...... سزائے ارتداد کے اسلامی قانون اور فطرت پر مبنی دستور کو متنازعہ بنایا جائے‘ دنیائے عیسائیت‘ انسانی حقوق کی تنظیموں کو اس کے خلاف بولنے کا موقع دے کر غیر متعصب دنیا کے علاوہ خود مسلمانوں کے دلوں میں بھی اس کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں‘ اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور اس کے نفاذ کو انسانیت کی توہین باور کرایا جائے۔

چنانچہ اس واقعہ کے اخبارات میں شائع ہونے پر جہاں ملحدین و بے دینوں کو اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت ہوئی‘ وہاں نام نہاد مسلمان اسکالروں کو بھی اس قانون میں کیڑے نکالنے کا موقع میسر آ گیا۔

اس لئے اس بات کی ضرورت تھی کہ قرآن وسنت‘ اجماع امت‘ قیاس‘ فقہ وفتویٰ اور عقل وشعور کی روشنی میں اس سلسلہ کی تصریحات نقل کردی جائیں۔

مگر سب سے پہلے اس کی وضاحت ہونی چاہئے کہ مرتد کس کو کہتے ہیں؟ اور سزائے ارتداد کی کیا کیا شرائط ہیں؟

بلاشبہ دنیا میں بسنے والے انسان دین ومذہب کے اعتبار سے دو قسم ہیں: ایک مسلمان اور دوسرے غیر مسلم۔

مسلم:...... وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ‘ اس کے ملائکہ‘ اس کی کتابوں‘ اس کے رسولوں‘ آخرت‘ بعث بعد الموت اور اس بات پر ایمان رکھتے ہوں کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ ہی کی جانب سے ہے اور وہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا سچا اور آخری نبی اور آپ کے لائے ہوئے دین وشریعت کو حضرات صحابہ کرام‘ تابعین‘ تبع تابعین اور اسلاف امت کی تشریحات کی روشنی میں مانتے ہوں۔

غیر مسلم:...... وہ ہیں جو آنحضرت ﷺ کی نبوت‘ دین وشریعت‘ مذکورہ بالا تمام عقائد یا ان میں سے کسی ایک کے منکر ہوں‘ یا ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرتے ہوں‘ خواہ وہ اپنے آپ کو ہندو‘ سکھ‘ پارسی‘ زرتشتی‘ یہودی‘ عیسائی‘ بدھ‘ قادیانی‘ مرزائی (جو اپنے آپ کو احمدی بھی کہتے ہیں)‘ ذکری اور آغاخانی کہتے ہوں‘ یا اس کے علاوہ اپنے آپ کو کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہوں‘ وہ سب کے سب غیر مسلم ہیں۔

پھر غیر مسلموں کی متعدد اقسام ہیں‘ چونکہ غیر مسلم اپنے بعض مخصوص عقائد ونظریات اور رہائش وسکونت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے احکام بھی جدا جدا ہیں‘ اس لئے ان کی اقسام‘ تعریف اور حکم بھی معلوم ہونا چاہئے۔

اوّل:...... غیر مسلم باعتبار عقائد و نظریات کے سات قسم ہیں:

۱: کھلا کافر ۲:...... مشرک ۳:...... دہریہ ۴:...... معطل ۵:...... منافق ۶:...... زندیق جو ملحد اور باطنی بھی کہلاتے ہیں ۷:...... مرتد۔

دوم:...... پھر ان سب کا باعتبار جنگ و امن اور رہائش و سکونت کے جدا جدا حکم ہے اس لئے غیر مسلموں کی اقسام تعریف اور حکم ملاحظہ ہو:

کھلا کافر:...... جسے کافر مطلق بھی کہا جاتا ہے وہ ہے جو علی الاعلان اسلامی اعتقادات کا منکر ہو اور اپنے آپ کو مسلمان برادری سے الگ تصور کرتا ہو جیسے ہندو سکھ یہودی اور عیسائی وغیرہ۔

مشرک:...... مشرک وہ ہے جو چند معبودوں کا قائل ہو یا اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی حجر و شجر یا مورتی وغیرہ کو بھی نفع و نقصان کا مالک سمجھتا ہو۔

دہریہ:...... دہریہ وہ ہے جو حوادث عالم کو زمانہ کی طرف منسوب کرتا ہو اور زمانہ کو قدیم مانتا ہو یعنی زمانہ کو ہی خالق عالم اور ازلی و ابدی مانتا ہو۔

معطل:...... معطل وہ ہے جو خالق عالم کا سرے سے منکر ہو۔

منافق:...... منافق وہ ہے جو ظاہراً زبانی کلامی اور جھوٹ موٹ اپنے آپ کو مسلمان باور کرائے مگر اندر سے کافر ہو۔

زندیق:...... زندیق وہ ہے جو اپنے کفریہ عقائد پر اسلام کا ملمع کرے اور اپنے فاسد و کفریہ عقائد کو ایسی صورت میں پیش کرے کہ سرسری نظر میں وہ صحیح معلوم ہوتے ہوں ایسے شخص کو عربی میں ملحد اور باطنی بھی کہتے ہیں۔

مرتد:...... مرتد وہ ہے جو اسلام کو چھوڑ کر کسی بھی دوسرے دین کو اختیار کرلے۔

ان تفصیلات کے بعد مذکورہ بالا غیر مسلموں میں سے ہر ایک کا حکم ملاحظہ ہو:

کھلا کافر:...... اگر ایسا شخص کسی غیر مسلم ملک میں رہتا ہو اور وہ ملک اسلامی مملکت سے برسرپیکار ہو تو یہ شخص حربی کافر کہلائے گا اور مسلمانوں پر ایسے شخص کی جان و مال عزت و آبرو کی کسی قسم کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے لیکن اگر ایسا شخص (کھلا کافر) کسی ایسے غیر مسلم ملک میں رہتا ہو جس کا اسلامی مملکت سے دوستی کا معاہدہ ہو تو یہ شخص مسلمانوں کا حلیف کہلائے گا اگر یہ شخص کسی دوسری مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث نہ ہو تو مسلمان اس کی جان و مال سے تعرض نہیں کریں گے چنانچہ ایسا شخص اگر مسلمان ملک میں ویزہ لے کر آئے تو یہ مستامن

کہلائے گا' اور مسلمانوں پر اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ لازم ہوگا۔

اسی طرح اگر ایسا کھلا کافر کسی مسلمان ملک کا پرامن شہری ہو اور شہری واجبات یعنی جزیہ وغیرہ ادا کرتا ہو اور کسی ملک وملت دشمنی کا مرتکب نہ ہو تو یہ ذمی کہلائے گا اور اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت و صیانت اسلامی مملکت اور مسلمانوں پر واجب ہوگی۔

مشرک:… مشرک کا حکم بھی کھلے کافر کی طرح ہے۔

اس کے علاوہ دہریہ' معطل' منافق' زندیق اور مرتد بھی اگر کسی ایسی غیر مسلم مملکت میں رہتے ہوں جن سے مسلمانوں کا کسی دوستی کا کوئی معاہدہ نہ ہو تو وہ بھی کھلے کافر کی طرح ہیں اور ان پر کسی قسم کے کوئی احکام جاری نہیں ہوں گے لیکن اگر کسی علاقہ اور قبیلہ کے لوگ اجتماعی طور پر مرتد ہو کر قوت پکڑنے لگیں تو مسلمان حکمران کو حربی کافروں سے بھی پہلے ان کے خلاف کارروائی کر کے ان کا قلع قمع کرنا ہوگا۔

منافق:… اگر کوئی منافق' مسلمان ملک میں رہتا ہو اور کسی قسم کی ملک وملت دشمنی میں ملوث نہ ہو تو مسلمان اس سے بھی تعرض نہیں کریں گے لیکن اگر کوئی زندیق' دہریہ' معطل اور مرتد اسلامی مملکت میں رہتے ہوئے اس جرم کا ارتکاب کرے تو چاہے وہ بظاہر کتنا ہی امن پسند کیوں نہ ہو مسلمان حکمران' اسلامی قانون کی روشنی میں اس کو اس کے اس بدترین کردار اور گھناؤنے جرم کی سزا دے گا' کیونکہ کسی مملکت کے سربراہ پر اپنے شہریوں کے دین و ایمان کی حفاظت لازم ہے' اور جو لوگ مسلمانوں کے دین و ایمان سے کھیلنا چاہیں' ان کا مواخذہ کرنا مسلمان حکمران کا فرض اور بنیادی حق ہے' اس لئے کہ ارشاد نبوی: ''کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔'' (مشکوٰۃ ص۳۲۰) (تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارہ میں پوچھا جائے گا) کے مصداق مسلمان حکمران کو اپنے شہریوں کی اصلاح کا مکمل اختیار ہے' لہٰذا مسلمان حکمران کو چاہئے کہ وہ ایسے ادین افراد کی ملت دشمن سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے اور ان کی خفیہ شرارتوں' سازشوں اور شر و فساد سے اپنی رعایا کے دین و ایمان کی حفاظت کرے۔

زندیق:… چنانچہ اگر اسلامی مملکت کا کوئی شہری زندقہ اختیار کرلے اور گرفتاری سے قبل از خود اس جرم سے توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی' لیکن اگر گرفتاری کے بعد توبہ کا اظہار کرے تو اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی' چنانچہ حضرت امام مالکؒ وغیرہ ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں کرتے' حضرت امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی مسلک ہے' علامہ شامیؒ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔

مرتد:… اگر اسلامی مملکت کا کوئی شہری خدانخواستہ مرتد ہو جائے تو اس کے احکام ان سب سے جدا ہیں' مثلاً:

اگر مرتد ہونے والی خاتون ہو تو اس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا جائے۔ اگر اس کے کوئی شبہات ہوں تو دور کیے جائیں۔ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے۔ اگر توبہ کر لے تو فبہا ورنہ اسے زندگی بھر کیلئے جیل میں قید رکھا جائے تا آنکہ وہ مر جائے یا توبہ کر لے۔

اگر کوئی نابالغ بچہ مرتد ہو جائے تو یہ دیکھا جائے گا کہ اگر وہ دین و مذہب کو سمجھتا ہے اور عقل و شعور کے سن کو پہنچ چکا ہے تو اس کا حکم بھی مرتد ہونے والے مرد کا ہے۔ اور اگر بالکل چھوٹا اور ناسمجھ ہے تو اس پر ارتداد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ اسی طرح اگر کوئی مجنون یا پاگل ارتداد کا ارتکاب کرے تو اس پر بھی ارتداد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

اگر کوئی عاقل، بالغ مرد ارتداد کا ارتکاب کرے تو اس کو گرفتار کر کے تین دن تک اس کو مہلت دی جائے گی۔ اس کے شبہات دور کیے جائیں گے۔ اگر مسلمان ہو جائے تو فبہا، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

قرآن و سنت، اجماع امت اور فقہائے امت کا یہی فیصلہ ہے اور عقل و دیانت کا بھی یہی تقاضا ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

"انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا اویصلبوا اوتقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذلک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الآخرۃ عذاب عظیم الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیھم فاعلموا ان اللہ غفور رحیم۔" (المائدہ:۳۳،۳۴)

ترجمہ:..... "یہی سزا ہے ان کی جو لڑائی کرتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور دوڑتے ہیں ملک میں فساد کرنے کو کہ ان کو قتل کیا جائے یا سولی چڑھائے جائیں یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے یا دور کر دیے جائیں اس جگہ سے۔ یہ ان کی رسوائی ہے دنیا میں اور ان کیلئے آخرت میں بڑا عذاب ہے، مگر جنہوں نے توبہ کی تمہارے قابو پانے سے پہلے تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اس آیت کے ذیل میں تمام مفسرین و محدثین نے عکل و عرینہ کے ان لوگوں کا واقعہ لکھا ہے جو اسلام لائے تھے، مگر مدینہ منورہ کی آب و ہوا ان کو راس نہ آئی تو ان کی شکایت پر آنحضرت ﷺ نے ان کو صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ بھیج دیا، جہاں وہ ان کا دودھ وغیرہ پیتے رہے، جب وہ ٹھیک ہو گئے تو مرتد ہو گئے اور اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر کے صدقہ کے اونٹ بھگا لے گئے، جب مسلمانوں نے ان کو گرفتار کر لیا اور آنحضرت ﷺ کی

خدمت میں لائے گئے تو آنحضرت ﷺ نے ان کے سیدھے ہاتھ اور اُلٹے پاؤں کاٹ دیئے اور وہ حرہ میں ڈال دیئے گئے' پانی مانگتے رہے' مگر ان کو پانی تک نہ دیا' یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

اسی لئے امام بخاریؒ نے اس آیت کے تحت عنوان بھی اسی انداز کا قائم فرمایا ہے' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ چونکہ مرتد اور محارب تھے' اس لئے ان کو قتل کیا گیا' چنانچہ امام بخاریؒ کے الفاظ ہیں:

"باب لم یسق المرتدون المحاربون حتی ماتوا۔" (ص:۱۰۰۵' ج:۲)

اگرچہ امام بخاریؒ کے علاوہ دوسرے ائمہ کرام اس کے قائل ہیں کہ محارب جیسے کفار ہوسکتے ہیں' ویسے مسلمان بھی ہوسکتے ہیں' لیکن اتنی بات واضح ہے کہ اس آیت کی روشنی میں ایسے لوگ جو مرتد ہوجائیں' اور اللہ ورسول سے محاربہ کریں' وہ واجب القتل ہیں۔

سزائے مرتد کے سلسلہ میں صحاح ستہ اور حدیث کی دوسری کتب میں آنحضرت ﷺ کے متعدد ارشادات اور حضرات صحابہ کرامؓ کا عمل بھی منقول ہے' ذیل میں اس سلسلہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

۱:...... "عن عکرمة قال: اتی علی رضی الله عنه بزنادقة فاحرقهم' فبلغ ذالك ابن عباسؓ فقال: لو کنت انا لم احرقهم لنهی رسول الله صلی الله علیه وسلم' قال: لا تعذبوا بعذاب الله' ولقتلتهم لقول رسول الله صلی الله علیه وسلم: من بدل دینه فاقتلوه۔" (بخاری' ص:۱۰۲۳' ج:۲' ص:۴۲۳' ج:۱' ابوداؤد' ص:۲۴۲' ج:۲' نسائی' ص:۱۴۹' ج:۲' ترمذی' ص:۱۷۶' ج:۱' مسند احمد' ص:۲۱۷' ج:۱' ص:۲۸۲' ۲۸۳' ج:۱' سنن کبریٰ بیہقی' ص:۱۹۵' ج:۸' مستدرک حاکم' ص:۵۳۸' ج:۳' مشکوٰة' ص:۳۰۷)

ترجمہ:...... "حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس چند زندیق لائے گئے تو انہوں نے ان کو آگ میں جلادیا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جب یہ قصہ معلوم ہوا تو فرمایا: میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا' اس لئے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ایسا عذاب نہ دو جو اللہ تعالیٰ (جہنم میں) دیں گے' میں ان کو آنحضرت ﷺ کے ارشاد: "جو شخص دین تبدیل کرے' اس کو قتل کردو" کے تحت قتل کردیتا۔"

۲:...... "عن عکرمة قال قال ابن عباسؓ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من بدل دینه فاقتلوه۔" (نسائی' ص:۱۴۹' ج:۲' سنن ابن ماجہ' ص:۱۸۲)

ترجمہ: ..... ’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص دین تبدیل کر کے مرتد ہو جائے اس کو قتل کر دو۔‘‘

۳:..... ’’عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: کان عبداللہ بن سعد بن ابی سرح یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فازله الشیطن فلحق بالکفار فامر به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتل یوم الفتح فاستجار له عثمان بن عفانؓ فاجاره رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ......‘‘ (ابوداؤد ص۲۵۱ ج:۲، نسائی ۱۶۹ ج:۲)

ترجمہ: ..... ’’حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی سرح، حضور اکرم ﷺ کا کاتب وحی تھا، اسے شیطان نے بہکایا تو وہ مرتد ہو کر کفار سے مل گیا، آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن اس کے قتل کا حکم فرمایا، (جس سے معلوم ہوا کہ مرتد کی سزا قتل ہے، ناقل) مگر حضرت عثمانؓ نے اس کیلئے پناہ طلب کی، آپ ﷺ نے اس کو پناہ دے دی (چنانچہ وہ بعد میں دوبارہ مسلمان ہو گیا)۔‘‘

۴:..... ’’عن انس ان علیا اتی بناس من الزط یعبدون وثنا فاحرقهم قال ابن عباسؓ انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من بدل دینه فاقتلوه۔‘‘ (سنن نسائی ص:۱۶۹ ج:۲، مسند احمد ص:۳۲۳ ج:۱)

ترجمہ: ..... ’’حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس زط (سوڈان) کے کچھ لوگ لائے گئے جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے، آپؓ نے ان کو آگ میں جلا دیا، اس پر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ’’جو شخص اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جائے اس کو قتل کر دو۔‘‘

۵:..... ’’عن ابی موسیٰؓ قال اقبلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... فقال: ...... و لکن اذهب انت یا ابا موسیٰ او یا عبداللہ بن قیس الی الیمن ثم اتبعه معاذ بن جبل فلما قدم علیه القی له وسادة قال: انزل و اذا رجل عنده موثق قال: ما هذا؟ قال: کان یهودیا فاسلم ثم تهود قال: اجلس! قال: لا اجلس حتی یقتل

قضاء اللہ و رسولہ ثلث مرات فامر بہ فقتل. الخ " (بخاری ص:۱۰۲۳، ج:۲، مسلم ص:۱۲۱، ج:۲، ابوداؤد ص:۲۴۲، ج:۲، نسائی ص:۱۶۹، ج:۲، سنن کبریٰ بیہقی ص:۱۹۵، ج:۸)

ترجمہ:...... ''حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس! یمن جاؤ، اس کے بعد آپؐ نے معاذ بن جبلؓ کو بھی میرے پیچھے یمن بھیج دیا، حضرت معاذؓ یمن پہنچے اور ان کے بیٹھنے کیلئے مسند لگائی گئی تو انہوں نے دیکھا کہ (حضرت ابوموسیٰؓ کے پاس) ایک آدمی بندھا ہوا ہے، حضرت معاذؓ نے پوچھا: اس کا کیا قصہ ہے؟ فرمایا: یہ شخص پہلے یہودی تھا، پھر اسلام لایا اور اب مرتد ہوگیا ہے، آپؓ نے فرمایا: جب تک اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے فیصلے کے مطابق قتل نہیں کردیا جاتا، میں نہیں بیٹھوں گا، انہوں نے تین بار یہ جملہ ارشاد فرمایا، چنانچہ حضرت ابوموسیٰؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا، جب وہ قتل ہوگیا تو حضرت معاذؓ تشریف فرما ہوئے۔''

۶:...... ''عن عبداللہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...... لایحل دم رجل مسلم یشھد ان لا الٰہ الا اللہ و انی رسول اللہ الا باحدی ثلاث: الثیب الزانی، والنفس بالنفس، والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ۔'' (ابوداؤد ص:۲۴۲، ج:۲، نسائی ۱۶۵، ج:۲، ابن ماجہ ص:۱۸۲، سنن کبریٰ بیہقی ۱۹۴، ج:۸، ترمذی ص:۲۵۹، ج:۱، مسلم ص:۵۹، ج:۲)

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دے، اس کا خون بہانا جائز نہیں، سوائے ان تین آدمیوں کے: ایک وہ جو شادی شدہ ہوکر زنا کرے، دوسرا وہ جو کسی کو ناحق قتل کردے، اور تیسرا وہ جو اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوجائے۔''

۷:...... ''عن حارثۃ بن مضرب انہ اتی عبداللہ فقال: ما بینی و بین احد من العرب حنۃ، وانی مررت بمسجد لبنی حنیفۃ فاذا ھم یومنون بمسیلمۃ، فارسل الیھم عبداللہ فجئ بھم فاستتابھم، غیر ابن النواحۃ، قال لہ: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لو لا

انك رسول لضربت عنقك' فانت اليوم لست برسول' فامر قرظة بن كعب. فضرب عنقه في السوق' ثم قال: من اراد ان ينظر الى ابن النواحة قتيلا بالسوق۔" (ابوداؤد ص:۲۴۳' ج:۲)

ترجمہ: "حارثہ بن مضرب سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا' (اور آپؓ نے فرمایا کہ) میرے اور عرب کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے' پھر فرمایا: میں مسجد بنوحنیفہ کے پاس سے گزرا' وہ لوگ مسیلمہ کذاب کے ماننے والے تھے' حضرت عبداللہؓ نے ان کی طرف قاصد بھیجا' تاکہ ان سے توبہ کا مطالبہ کرے' پس سب سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا' سوائے ابن نواحہ کے' آپؓ نے اس سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تم سے یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا' (اس لئے کہ وہ مرتد ہونے کے علاوہ مرتد مسیلمہ کا قاصد تھا' ناقل) پس آج تم قاصد نہیں ہو' اس کے بعد آپؓ نے (حاکم کوفہ) قرظہ بن کعب کو حکم دیا کہ اس کو قتل کر دیا جائے' چنانچہ بازار ہی میں اس کو قتل کر دیا گیا' اور فرمایا: جو ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے' وہ بازار میں قتل شدہ موجود ہے۔"

۸:...... "عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده معاوية بن حيدة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من بدل دينه فاقتلوه' ان الله لا يقبل توبة عبدكفر بعد اسلامه۔" (مجمع الزوائد ص:۲۶۱' ج:۶)

ترجمہ:...... "حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اس کو قتل کر دو' بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے کی توبہ قبول نہیں کرتے' جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے۔"

۹:...... "عن معاذ بن جبلؓ ان رسول الله ﷺ قال له حين بعثه الى اليمن: ايما رجل ارتد عن الاسلام فادعه' فان تاب' فاقبل منه' وان لم يتب' فاضرب عنقه' وايما امرأة ارتدت عن الاسلام فادعها فان تابت' فاقبل منها' وان ابت فاستتبها۔" (مجمع الزوائد ص:۲۶۳' ج:۶)

ترجمہ:...... ’’حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے ان کو یمن بھیجا تو فرمایا: جو شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے اسے اسلام کی دعوت دو، اگر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلو اور اگر توبہ نہ کرے تو اس کی گردن اڑا دو اور جونسی عورت اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے اسے بھی دعوت دو اگر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلو اگر توبہ سے انکار کرے تو برابر توبہ کا مطالبہ کرتے رہو (یعنی اس کو قتل نہ کرو)۔‘‘

۱۰:...... ’’عن جریر قال سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: اذا ابق العبد الی الشرک فقد حل دمہ۔‘‘ (ابوداؤد ص:۲۴۳ ج:۲، مشکوٰۃ ص:۳۰۷)

ترجمہ:...... ’’حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ اسلام سے کفر کی طرف واپس لوٹ جائے اس کا قتل کرنا حلال ہو جاتا ہے۔‘‘

۱۱:...... ’’عن الحسن رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: من بدل دینہ فاقتلوہ۔‘‘ (نسائی ص:۱۶۹، ج:۲)

ترجمہ:...... ’’حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرلے اس کو قتل کردو۔‘‘

۱۲:...... ’’عن زید بن اسلم ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: من غیّر دینہ فاضربوا عنقہ۔‘‘

(موطا امام مالک ص:۶۴۰، جامع الاصول ص:۴۷۹، ج:۳)

ترجمہ:...... ’’حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اپنائے اس کی گردن کاٹ دو۔‘‘

امام مالکؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’قال مالک و معنی قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیما نری واللّٰہ اعلم من غیر دینہ فاضربوا عنقہ، وانہ من خرج من الاسلام الی غیرہ، مثل الزنادقۃ واشباھھم، فان اولئک اذا ظھر علیھم قتلوا، ولم

یستتابوا لانہ لا یعرف توبتھم وانھم کانوا یسرون الکفر ویعلنون الاسلام فلاری یستتاب ھؤلاء ولا یقبل منھم قولھم واما من خرج من الاسلام الی غیرہ واظھر ذلک فانہ یستتاب فان تاب، والا قتل، ذلک لو ان قوما کانوا علی ذلک رایت ان یدعوا الی الاسلام ویستتابوا فان تابوا قبل ذلک منھم وان لم یتوبوا قتلوا ولم یعن بذلک فیما نری واللہ اعلم من خرج من الیھودیۃ الی النصرانیۃ ولا من النصرانیۃ الی الیھودیۃ ولا من یغیر دینہ من اھل الادیان کلھا الا الاسلام فمن خرج من الاسلام الی غیرہ واظھر ذلک فذلک الذی عنی بہ۔'' (موطا امام مالک ص:۶۴۰)

یعنی امام مالکؒ سے ارتداد کی تعریف میں منقول ہے کہ کوئی شخص اسلام سے نکل کر کسی دوسرے مذہب میں داخل ہوجائے تو اس کی گردن کاٹ دی جائے' جیسے کوئی زندیق ہوجائے' ایسے لوگوں کے بارہ میں اصول یہ ہے کہ جب زندیق پر غلبہ وتسلط حاصل ہوجائے تو اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے' کیونکہ ان لوگوں کی سچی توبہ کا اندازہ نہیں ہوسکتا' اس لئے کہ یہ لوگ کفر کو چھپاتے ہیں اور اسلام کا اظہار کرتے ہیں' پس میرا (امام مالکؒ) خیال یہ ہے کہ ان کے کفر کی بنا پر ان کو قتل کردیا جائے' ہاں اگر کوئی اسلام سے نکل کر مرتد ہوجائے تو اس سے توبہ کرائی جائے' توبہ کرلے تو فبہا' ورنہ اسے قتل کردیا جائے۔ حضورﷺ کے ارشاد: ''من بدل دینہ فاقتلوہ'' کا معنی یہ ہے کہ جو شخص اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرلے وہ مرتد ہے' لہٰذا وہ شخص مرتد نہیں کہلائے گا جو اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین پر تھا' اور اس نے اپنا وہ مذہب چھوڑ کر کوئی دوسرا دین ومذہب اختیار کرلیا' لہٰذا نہ تو اس سے توبہ کرائی جائے گی اور نہ ہی اس کو قتل کیا جائے گا' مثلاً: اگر کوئی یہودی' نصرانی بن جائے یا کوئی نصرانی' مجوسی بن جائے' خواہ وہ ذمی ہی کیوں نہ ہو' نہ تو اس سے توبہ کرائی جائے گی اور نہ ہی اس کو قتل کیا جائے گا۔

۱۳:...... ''عن عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری رحمہ اللہ عن ابیہ انہ قال: قدم علی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رجل من قبل ابی موسی الاشعری فسالہ عن الناس فاخبرہ؟ ثم قال لہ عمر بن الخطاب: ھل کان فیکم من مُغربۃ خبر؟ فقال نعم رجل کفر بعد اسلامہ قال: فما فعلتم بہ؟ قال: قربناہ فضربنا عنقہ فقال عمر:

اقلا حبستموہ ثلاثاً واطعمتموہ کل یوم رغیفاً واستبتتموہ لعلہ یتوب و یراجع امر اللہ؟ ثم قال عمر اللہم انی لم احضر ولم آمر ولم ارض اذ بلغنی۔'' (موطا امام مالک ص:۶۴۰، جامع الاصول ص:۴۷۹، ج:۳)

ترجمہ: ''حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالقاریؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں حضرت ابوموسیٰؓ کی جانب سے یمن کا ایک شخص آپؓ کی خدمت میں آیا۔ آپؓ نے پہلے تو وہاں کے لوگوں کے حالات معلوم کئے۔ پھر اس سے پوچھا کہ وہاں کی کوئی نئی یا انوکھی خبر؟ اس نے کہا: جی ہاں! ایک آدمی اسلام لایا تھا۔ مگر بعد میں وہ مرتد ہوگیا۔ آپؓ نے فرمایا: پھر تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا: ہم نے اس کو پکڑ کر اس کی گردن اڑادی۔ آپؓ نے فرمایا: تم نے پہلے اسے تین دن تک قید کرکے اس سے توبہ کا مطالبہ کیوں نہ کیا؟ ممکن ہے وہ توبہ کرلیتا؟ پھر فرمایا: اے اللہ! نہ میں وہاں حاضر تھا، نہ میں نے اس کے قتل کا حکم دیا اور جب مجھے اس کی اطلاع ملی تو میں ان کے اس فعل پر راضی بھی نہیں ہوں۔''

گویا مرتد کے قتل سے پہلے اچھا یا اس کو توبہ کا ایک موقع ملنا چاہئے تھا، چونکہ مرتد کو وہ موقع نہیں دیا گیا، تو حضرت عمرؓ نے ترک مستحب کی اس بے احتیاطی کو بھی برداشت نہیں کیا اور اس سے برأت کا اظہار فرمایا۔

امام ترمذیؒ مرتد کی سزا کے بارہ میں فقہائے امت کا مذہب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''و العمل علی ہذا عند اہل العلم فی المرتد، واختلفوا فی المرأۃ اذا ارتدت عن الاسلام، فقالت طائفۃ من اہل العلم تقتل، وہو قول الاوزاعی واحمد و اسحق، و قالت طائفۃ منہم تحبس ولا تقتل، و ہو قول سفیان الثوری وغیرہ من اہل الکوفۃ۔''

(ترمذی ابواب الحدود باب ما جاء فی المرتد ص:۱۷۰، ج:۱)

ترجمہ: ''مرتد مرد کے بارہ میں اہل علم کا یہی موقف ہے کہ اسے قتل کردیا جائے، ہاں اگر کوئی خاتون مرتد ہوجائے تو امام اوزاعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا موقف یہ ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے، لیکن ایک جماعت کا خیال ہے کہ اسے قتل نہ کیا جائے، بلکہ قید کردیا جائے، اگر توبہ کرلے تو فبہا، ورنہ زندگی بھر اسے جیل میں رکھا جائے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔''

چنانچہ ائمہ اربعہ: امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ بالاتفاق اس کے قائل ہیں کہ اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے تو مستحب یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے‘ اس کے شبہات دور کئے جائیں‘ اس کو توبہ کی تلقین کی جائے اور دوبارہ اسلام کی دعوت دی جائے‘ اگر اسلام لے آئے تو فبہا‘ ورنہ اسے قتل کر دیا جائے‘ ملاحظہ ہو ائمہ اربعہ کی تصریحات:

فقہ حنفی:...... چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے:

"واذا ارتد المسلم عن الاسلام والعیاذ باللہ۔ عرض علیہ الاسلام فان کانت لہ شبہۃ کشفت عنہ ویحبس ثلاثۃ ایام فان اسلم والاقتل۔" (ہدایہ اولین ص:۵۸۰‘ ج:۱)

ترجمہ:...... "اور جب کوئی مسلمان نعوذ باللہ! اسلام سے پھر جائے تو اس پر اسلام پیش کیا جائے‘ اس کو کوئی شبہ ہو تو دور کیا جائے‘ اس کو تین دن تک قید رکھا جائے‘ اگر اسلام کی طرف لوٹ آئے تو ٹھیک‘ ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔"

فقہ شافعی:...... فقہ شافعی کی شہرۂ آفاق کتاب المجموع شرح المہذب میں ہے:

"اذا ارتد الرجل وجب قتلہ‘ سواء کان حرا او عبدا...... وقد انعقد الاجماع علی قتل المرتد۔" (المجموع شرح المہذب ص:۲۲۸‘ ج:۱۹)

ترجمہ:...... "اور جب آدمی مرتد ہو جائے تو اس کا قتل واجب ہے‘ خواہ وہ آزاد ہو یا غلام اور قتل مرتد پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔"

فقہ حنبلی:...... فقہ حنبلی کی معرکۃ الآرا کتاب المغنی اور الشرح الکبیر میں ہے:

"واجمع اہل العلم علی وجوب قتل المرتد‘ وروی ذلک عن ابی بکر و عمر و عثمان و علی و معاذ وابی موسیٰ وابن عباس وخالد (رضی اللہ عنہم) وغیرہم‘ ولم ینکر ذلک فکان اجماعا۔" (المغنی مع الشرح الکبیر ص:۷۴‘ ج:۱۰)

ترجمہ:...... "قتل مرتد کے واجب ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے‘ یہ حکم حضرت ابوبکر‘ عمر‘ عثمان‘ علی‘ معاذ‘ ابوموسیٰ‘ ابن عباس‘ خالد اور دیگر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور اس کا کسی صحابی نے انکار نہیں کیا‘ اس لئے یہ اجماع ہے۔"

فقہ مالکی:..... فقہ مالکی کے عظیم محقق ابن رشد مالکیؒ کی مشہور زمانہ کتاب "بدایۃ المجتہد" میں ہے:

"والمرتد اذا ظفر بہ قبل ان یحارب فاتفقوا علی انہ یقتل الرجل لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام: "من بدل دینہ فاقتلوہ۔"
(بدایۃ المجتہد ص:۳۴۳، ج:۲)

ترجمہ: "اور مرتد جب لڑائی سے قبل پکڑا جائے تو تمام علمائے امت اس پر متفق ہیں کہ مرتد کو قتل کیا جائے گا' کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "جو شخص اپنا مذہب بدل کر مرتد ہو جائے اس کو قتل کردو۔"

عام طور پر اسلام دشمن عناصر' ملاحدہ اور زنادقہ سیدھے سادے مسلمانوں اور سادہ لوح انسانوں کو ذہنی تشویش اور شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے اور انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کیلئے یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ سوچنے کی بات ہے کہ ایک انسان اپنا آبائی مذہب تبدیل کرنے پر کیوں مجبور ہوتا ہے؟ یقیناً اس کو اپنے دین ومذہب میں کوئی کمی کوتاہی یا نقص نظر آیا ہوگا' جب ہی تو وہ اس انتہائی اقدام پر مجبور ہوا ہے؟ لہٰذا جب کوئی شخص غور وفکر کے بعد اسلام کو اپنا سکتا ہے تو دلائل و براہین کی روشنی میں وہ اس کو چھوڑنے کا حق بھی رکھتا ہے' پس اس کی تبدیلی مذہب پر قدغن کیوں لگائی جاتی ہے؟

بظاہر یہ سوال معقول نظر آتا ہے' جبکہ حقائق اس سے یکسر مختلف ہیں' چنانچہ اگر اس پر غور کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ ارتداد کی وجہ اسلام میں کسی قسم کا نقص یا کمی کوتاہی نہیں ہے' بلکہ اس کے پیچھے اسلام دشمنوں کی ایک منظم سازش ہے اور وہ یہ کہ اسلام دشمنوں کی روز اول سے یہ سعی وکوشش رہی ہے کہ کسی طرح حق کے متلاشیوں کو جادۂ مستقیم سے بچلا کر ضلال وگمراہی کے گہرے غاروں میں دھکیل دیا جائے' چنانچہ شروع میں تو انہوں نے کھل کر اپنے اس مشن کو نبھانے کی کوشش کی' مگر جب ماہتاب نبوت' آفتاب نصف النہار بن کر چمکنے لگا اور اس کی چکا چوند روشنی کے سامنے باطل نہ ٹھہر سکا تو ائمہ کفر وضلال نے ردائے نفاق اوڑھ کر اس کے خلاف زیرزمین سازشوں کا جال بننا شروع کردیا۔

چنانچہ صبح کو وہ اپنے آپ کو مسلمان باور کراتے تو شام کو اسلام سے بیزاری کا سوانگ رچا کر مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرنے کی سازش کرتے' جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

"وقالت طائفۃ من اهل الكتاب آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجہ النہار واکفروا آخرہ لعلہم یرجعون۔" (آل عمران:۷۲)

ترجمہ:..... "اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے (حق سے پھیرنے کی یہ سازش تیار

کی اور آپس میں) کہا کہ تم (ظاہری طور پر) ایمان لے آؤ اس (دین و کتاب) پر جو اتارا گیا ایمان والوں پر دن کے شروع میں اور اس کا انکار کر دو اس کے آخری حصہ میں تاکہ اس طرح یہ لوگ پھر جائیں (دین و ایمان سے)۔"

گویا وہ یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ اگر اسلام میں کوئی کشش یا صداقت ہوتی تو سوچ سمجھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے اس سے باہر کیوں آتے؟ یقیناً جو لوگ اسلام قبول کرنے کے بعد اسے خیر باد کہہ رہے ہیں' انہوں نے ضرور اس میں کوئی کمی' کجی یا کمزوری دیکھی ہوگی؟

حالانکہ جن لوگوں نے اسلامی احکام و آداب کا مطالعہ اور غور و فکر کر کے اسے قبول کیا اور نبی امی حضرت محمد ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا' تاریخ گواہ ہے کہ ان میں سے کبھی کسی نے اس سے بیزاری تو کیا اس پر سوچا بھی نہیں' جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث ہرقل میں حضرت ابوسفیان اور ہرقل کے مکالمہ میں اس کی وضاحت و صراحت موجود ہے' چنانچہ جب ہرقل نے آنحضرت ﷺ کا والا نامہ ملنے پر ابوسفیان سے' جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور حضرت محمد ﷺ اور اسلام کے حریف تھے' یہ پوچھا کہ:

"......هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له؟

قال: لا......"

ترجمہ:......"ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا کہ کیا اسلام قبول کرنے والوں میں سے کوئی اس کو ناپسند کر کے یا اس سے ناراض ہو کر مرتد بھی ہوا ہے؟ ابوسفیان نے کہا: نہیں۔"

پھر اسی حدیث کے آخر میں ہرقل نے اپنے ایک ایک سوال اور ابوسفیان کے جوابات کی روشنی میں اس کی وضاحت کی کہ میں اپنے سوالوں اور تیرے جوابات کی روشنی میں' جن نتائج پر پہنچا ہوں' وہ یہ ہیں کہ:

"......وسائلتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة' فزعمت ان لا' وكذالك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب۔"

(بخاری ص:۲۵۳' ج:۲)

ترجمہ:......"اور میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کیا اسلام قبول کرنے والوں میں سے کوئی شخص اسلام سے ناراض ہو کر یا اس سے متنفر ہو کر کبھی مرتد بھی ہوا ہے؟ تو آپ نے کہا تھا کہ ایسا نہیں ہوا' تو سنو! یوں ہی ہے کہ شرح صدر کے ساتھ جب ایمان کسی کے دل

میں اتر جاتا ہے تو نکلا نہیں کرتا۔“

چونکہ اسلام جبر و تشدد کا مذہب نہیں اور نہ ہی کسی کو جبراً و قہراً اسلام میں داخل کیا جاتا ہے بلکہ قرآن وحدیث میں وضاحت وصراحت کے ساتھ یہ بات مذکور ہے کہ جو شخص دل و جان سے اسلام قبول نہ کرے نہ صرف یہ کہ اس کا اسلام معتبر نہیں بلکہ ایسا شخص قرآنی اصطلاح میں منافق ہے اور منافق جہنم کے نچلے درجے کی بدترین سزا کا مستحق ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

”ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔“ (النساء:۱۴۵)

ترجمہ:..... ”بے شک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے۔“

اسی لئے جبراً و قہراً اسلام میں داخل کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا گیا:

”لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔“ (البقرہ:۲۵۶)

ترجمہ:..... ”دین اسلام میں داخل کرنے کیلئے کسی جبر و اکراہ سے کام نہیں لیا جاتا‘ اس لئے کہ ہدایت‘ گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔“

لیکن اس کا یہ معنی بھی نہیں کہ جو شخص برضا و رغبت اسلام میں داخل ہو جائے اور اسلام قبول کرلے‘ اسے مرتد ہونے کی بھی اجازت دے دی جائے‘ یہ بالکل ایسے ہے جیسے ابتداءً فوج میں بھرتی ہونے کیلئے کوئی جبر اور زبردستی نہیں کی جاتی‘ لیکن اگر کوئی شخص اپنی رضا و رغبت سے فوج میں بھرتی ہو جائے تو اب اسے اپنی مرضی سے فوج سے نکلنے یا فوجی نوکری چھوڑنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ اگر فوج کا یہ قانون جائز ہے تو اسلام کا یہ دستور کیونکر جائز نہیں؟

اس کے علاوہ عقل و شعور کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جو شخص اپنی مرضی اور رضا و رغبت سے اسلام میں داخل ہو جائے اسے اسلام سے برگشتگی اور مرتد ہونے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے‘ کیونکہ بالفرض اگر نعوذ باللہ! کسی کو اسلام یا اسلامی تعلیمات میں کوئی شک و شبہ تھا تو اس نے اسلام قبول ہی کیوں کیا تھا؟ لہٰذا ایسا شخص جو اپنی مرضی اور رضا و رغبت سے اسلام میں داخل ہو چکا ہے‘ اب اسے مرتد ہونے کی اس لئے اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اسلام چھوڑ کر نہ صرف اپنے دین و مذہب کو بدلتا ہے‘ بلکہ اس قبیح اور بدترین فعل کے ذریعہ وہ دین و شریعت‘ اسلامی تعلیمات‘ اسلامی معاشرہ کو داغدار کرنے‘ اسلامی تعلیمات کو مطعون و بدنام کرنے اور نئے مسلمان ہونے والوں کی راہ روکنے کی بدترین سازش کا مرتکب ہوا ہے‘ اس لئے اسلام قبول کرنے سے پہلے اس کی مثال کھلے کافر کی تھی‘ لیکن اب اس کی حیثیت اسلام کے باغی کی ہے‘ اور دنیا کا مسلمہ اصول ہے کہ جو شخص کسی ملک کا شہری نہ ہو اور وہ اس

ملک کے قوانین کو تسلیم نہ کرے تو اسے اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا' لیکن جب کوئی شخص کسی ملک کی شہریت اپنا لے تو اسے اس ملک کے شہری قوانین کا پابند کیا جائے گا' چنانچہ اگر کوئی خود سر کسی ملک کی شہریت کا دعویدار بھی ہو اور اس کے احکام و قوانین اور اصول و ضوابط کے خلاف اعلان بغاوت بھی کرے تو اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں' لہٰذا اگر کوئی شخص کسی ملک' اس کے قوانین و ضوابط یا کسی ملک کے سربراہ سے بغاوت کی پاداش میں سزائے موت کا مستحق ہے' تو کیا وجہ ہے کہ اسلام' اسلامی قوانین اور پیغمبر اسلام سے بغاوت کا مرتکب سزائے موت کا مستحق نہ ہو؟

اگر دیکھا جائے اور اس کا بغور جائزہ لیا جائے تو سزائے ارتداد کا یہ اسلامی قانون عین فطرت ہے' جس میں نہ صرف مسلمانوں کا' بلکہ اسلامی مملکت کے تمام شہریوں کا بھی فائدہ ہے۔ اس لئے کہ دین اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے اور اس دین و مذہب میں دنیا کی فوز و فلاح اور نجات آخرت کا مدار ہے' جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

۱: ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔'' (المائدہ:۳)

ترجمہ: ''آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔''

۲: ''ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔'' (آل عمران:۸۵)

ترجمہ: ''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین و مذہب کو اپنائے گا' اللہ کے ہاں اسے قبولیت نصیب نہیں ہوگی اور وہ آخرت میں خسارہ میں ہوگا۔''

لہٰذا جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد ارتداد کا مرتکب ہوا ہے' اس کی مثال اس باؤلے کتے یا پاگل انسان کی ہے جسے اپنا ہوش ہے اور نہ دوسروں کا' اگر کوئی ''عقل مند'' اس کی جان پر ترس کھا کر اسے چھوڑ دے تو بتلایا جائے کہ وہ انسانیت کا دوست ہے یا دشمن؟ ٹھیک اسی طرح مرتد کی جان بخشی کرنا بھی معاشرہ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے' اور اس کی ہلاکت اسلامی معاشرہ کیلئے امن و عافیت اور سکون و اطمینان کا ذریعہ ہے۔

مناسب ہوگا کہ یہاں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کا سزائے ارتداد کی معقولیت کے سلسلہ کا ایک اقتباس نقل کر دیا جائے' چنانچہ حضرت لکھتے ہیں:

''تمام مہذب ملکوں' حکومتوں اور مہذب قوانین میں باغی کی سزا موت ہے' اور

اسلام کا باغی وہ ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے‘ اس لئے اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے‘ لیکن اس میں بھی اسلام نے رعایت دی ہے‘ دوسرے لوگ باغیوں کو کوئی رعایت نہیں دیتے‘ گرفتار ہونے کے بعد اگر اس پر بغاوت کا جرم ثابت ہو جائے تو سزائے موت نافذ کر دیتے ہیں‘ وہ ہزار معافی مانگے‘ توبہ کرے اور قسمیں کھائے کہ آئندہ بغاوت کا جرم نہیں کروں گا‘ اس کی ایک نہیں سنی جاتی اور اس کی معافی ناقابل قبول سمجھی جاتی ہے‘ اسلام میں بھی باغی یعنی مرتد کی سزا قتل ہے‘ مگر پھر بھی اسے اتنی رعایت ہے کہ تین دن کی مہلت دی جاتی ہے‘ اس کو تلقین کی جاتی ہے کہ توبہ کر لے‘ معافی مانگ لے‘ تو سزا سے بچ جائے گا‘ افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں مرتد کی سزا پر اعتراض کیا جاتا ہے۔

اگر امریکا کے صدر کا باغی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں‘ روس کی حکومت کا تختہ الٹنے والا پکڑا جائے یا جنرل ضیاء الحق کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والا پکڑا جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر دنیا کے کسی مہذب قانون اور کسی مہذب عدالت کو کوئی اعتراض نہیں‘ لیکن تعجب ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے باغی پر اگر سزائے موت جاری کی جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا نہیں ہونی چاہئے‘ اسلام تو باغی مرتد کو پھر بھی رعایت دیتا ہے کہ اسے تین دن کی مہلت دی جائے‘ اس کے شبہات دور کئے جائیں اور کوشش کی جائے کہ وہ دوبارہ مسلمان ہو جائے‘ معافی مانگ لے تو کوئی بات نہیں‘ اس کو معاف کر دیا جائے گا‘ لیکن اگر تین دن کی مہلت اور کوشش کے بعد بھی وہ اپنے ارتداد پر اڑا رہے‘ توبہ نہ کرے تو اللہ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے‘ کیونکہ یہ ناسور ہے‘ خدانخواستہ کسی کے ہاتھ میں ناسور ہو جائے تو ڈاکٹر اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں‘ اگر انگلی میں ناسور ہو جائے تو انگلی کاٹ دیتے ہیں اور سب دنیا جانتی ہے کہ یہ ظلم نہیں‘ بلکہ شفقت ہے‘ کیونکہ اگر ناسور کو نہ کاٹا گیا تو اس کا زہر پورے بدن میں سرایت کر جائے گا‘ جس سے موت یقینی ہے‘ پس جس طرح پورے بدن کو ناسور کے زہر سے بچانے کیلئے ناسور کو کاٹ دینا ضروری ہے اور یہی دانائی اور عقلمندی ہے‘ اسی طرح ارتداد بھی ملت اسلامیہ کیلئے ایک ناسور ہے‘ اگر مرتد کو توبہ کی تلقین کی گئی‘ اس کے باوجود اس نے اسلام میں دوبارہ آنے کو پسند

نہیں کیا تو اس کا وجود ختم کر دینا ضروری ہے ورنہ اس کا زہر رفتہ رفتہ ملتِ اسلامیہ کے پورے بدن میں سرایت کر جائے گا۔ الغرض مرتد کا حکم ائمہ اربعہ کے نزدیک اور پوری امت کے علماء اور فقہاء کے نزدیک یہی ہے جو میں عرض کر چکا ہوں اور یہی عقل و دانش کا تقاضا ہے اور اسی میں امت کی سلامتی ہے۔'' (تحفہ قادیانیت ج:۱ص:۲۶۵'۲۶۶)

ان مذکورہ بالا تفصیلات سے معلوم ہوا ہوگا کہ اسلام اور اسلامی آئین' ہر غیر مسلم و کافر کی جان کے درپے نہیں' بلکہ اسلامی آئین و دستور صرف اور صرف ان فتنہ پردازوں کا راستہ روکتا ہے اور انہیں کڑی سزا کا مستحق گردانتا ہے جو معاشرہ کے امن و امان کے دشمن اور اسلام سے بغاوت کے مرتکب ہوں' بایں ہمہ اسلام و اسلامی آئین ایسے لوگوں کو بھی فوراً کیفر کردار تک نہیں پہنچاتا' بلکہ انہیں اپنی اصلاح کا موقع فراہم کرتا ہے' اگر وہ سدھر جائیں تو فبہا' ورنہ اس بدترین سزا کیلئے تیار ہو جائیں' اس کے باوجود بھی اگر کوئی بدنصیب اس سے فائدہ نہ اٹھائے اور اپنی جان کا دشمن بنا رہے تو اس میں اسلام کا کیا قصور ہے؟

جیسا کہ ارتداد و مرتد کی تعریف کے ذیل میں پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ جو شخص اسلام لانے کے بعد اسلام کو چھوڑ کر کوئی بھی دوسرا دین و مذہب اختیار کرلے' وہ مرتد ہے' اور مرتد کی سزا قتل ہے۔

اس پر یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں کے علاوہ دوسرے ملاحدہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر دوسرے مذاہب کے پیروکار اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو سکتے ہیں' تو ایک مسلمان اپنا مذہب تبدیل کیوں نہیں کر سکتا؟ اگر کسی یہودی اور عیسائی کے مسلمان ہونے پر قتل کی سزا لاگو نہیں ہوتی تو ایک مسلمان کے یہودیت یا عیسائیت قبول کرنے پر اسے کیوں واجب القتل قرار دیا جاتا ہے؟ اسی طرح اگر کوئی ہندو یا قادیانی' مسلمان ہو سکتا ہے تو ایک مسلمان نعوذ باللہ! قادیانی یا ہندو کیوں نہیں بن سکتا؟

عام طور پر ارباب کفر و شرک اس سوال کو اس رنگ آمیزی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک سیدھا سادا مسلمان نہ صرف اس سے متاثر ہوتا ہے' بلکہ سزائے ارتداد کو نعوذ باللہ! غیر معقول و غیر منطقی اور آزادی اظہار رائے و آزادی مذہب کے خلاف سمجھنے لگتا ہے' اس لئے ضرورت ہے کہ اس مغالطہ کے جواب میں بھی چند معروضات پیش کر دی جائیں:

الف:..... جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ یہودی' عیسائی یا دوسرے مذاہب کے لوگ اپنا مذہب بدلیں تو ان پر سزائے ارتداد کیوں جاری نہیں کی جاتی؟ اصولی طور پر ہم اس سوال کا جواب دینے کے مکلف نہیں ہیں' بلکہ ان مذاہب کے ذمہ داروں' بلکہ ٹھیکے داروں کا فرض ہے کہ وہ اس کا جواب دیں۔

تاہم قطع نظر اس کے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا یہ طرز عمل صحیح ہے یا غلط؟ اتنی بات تو سب کو معلوم ہے کہ دنیائے عیسائیت و یہودیت اگر اپنے مذہب کے معاملہ میں تنگ نظر نہ ہوتی تو آج دنیا بھر کے مسلمان اور امت مسلمہ ان کے ظلم وتشدد کا نشانہ کیوں ہوتے؟

اس سے ذرا اور آگے بڑھیے تو اندازہ ہوگا کہ انبیائے بنی اسرائیل کا قتل ناحق ان کی اسی تنگ نظری کا شاخسانہ اور تشدد پسندی کا منہ بولتا ثبوت ہے' ورنہ بتلایا جائے کہ حضرات انبیائے کرامؑ کا اس کے علاوہ کون سا جرم تھا؟ صرف یہی ناں کہ وہ فرماتے تھے کہ پہلا دین وشریعت اور کتاب منسوخ ہوگئی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہمارے ذریعے نیا دین اور نئی شریعت آئی ہے اور اسی میں انسانیت کی نجات اور فوز وفلاح ہے۔

اسی طرح یہودیوں اور عیسائیوں پر فرض ہے کہ وہ بتلائیں کہ حضرت یحییٰؑ اور حضرت زکریا علیہما السلام کو کیوں قتل کیا گیا؟ ان معصوموں کا کیا جرم تھا؟ اور کس جرم کی پاداش میں ان کا پاک وپاکیزہ اور مقدس لہو بہایا گیا؟ اس کے علاوہ یہ بھی بتلایا جائے کہ حضرت عیسیٰؑ روح اللہ کے قتل اور ان کے سولی پر چڑھائے جانے کے منصوبے کیوں بنائے گئے؟

مسلمانوں کو تنگ نظر اور سزائے ارتداد کو ظلم کہنے والے پہلے ذرا اپنے دامن سے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور لاکھوں مسلمانوں کے خون ناحق کے دھبے صاف کریں اور پھر مسلمانوں سے بات کریں۔

ب:...... یہ بات تو طے شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت وراہ نمائی کیلئے حضرات انبیائے کرامؑ اور رسلؑ بھیجنے کا سلسلہ شروع فرمایا' جس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی تو اس کی انتہا یا تکمیل واختتام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر ہوئی۔

سوال یہ ہے کہ ان تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے دین وشریعت اور کتب کی کیفیت یکساں تھی یا مختلف؟ اگر بالفرض تمام انبیائے کرام کی شریعتیں ابدی وسرمدی تھیں تو ایک نبی کے بعد دوسرے نبی اور ایک شریعت کے بعد دوسری شریعت کی ضرورت ہی کیوں پیش آئی؟

مثلاً اگر حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت ابدی وسرمدی تھی اور اس پر عمل نجات آخرت کا ذریعہ تھا تو اس وقت سے لے کر آج تک تمام انسانوں کو حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کا تابع ہونا چاہئے تھا' اگر ایسا ہے تو پھر یہودیت وعیسائیت کہاں سے آگئی؟

لیکن اگر بعد میں آنے والے دین' شریعت' کتاب اور نبی کی تشریف آوری سے پہلے نبی کی شریعت اور

کتاب منسوخ ہوگئی تھی...... جیسا کہ حقیقت بھی یہی ہے...... تو دوسرے نبی کی شریعت اور کتاب کے آ جانے کے بعد سابقہ شریعت اور نبی کی اتباع پر اصرار و تکرار کیوں کیا جاتا ہے؟

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جب دوسرا نبی‘ شریعت اور کتاب آ گئی اور پہلا دین‘ شریعت اور کتاب منسوخ ہوگئی‘ تو اس منسوخ شدہ دین‘ شریعت‘ کتاب اور نبی کے احکام پر عمل کرنا یا اس پر اصرار کرنا خود بہت بڑا جرم اور اللہ تعالیٰ سے بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کسی ملک کے قانون میں ترمیم کردی جائے یا اس کو سرے سے منسوخ کردیا جائے اور اس کی جگہ دوسرا جدید آئین و قانون نافذ کردیا جائے‘ اب اگر کوئی عقل مند اس نئے آئین و قانون کی بجائے منسوخ شدہ دستور و قانون پر عمل کرتے ہوئے نئے قانون کی مخالفت کرے‘ تو اسے قانون شکن کہا جائے گا یا قانون کا محافظ و پاسبان؟

لہٰذا اگر کسی ملک کا سربراہ ایسے عقل مند کو رائج و نافذ جدید آئین و قانون کی مخالفت اور اس سے بغاوت کی پاداش میں باغی قرار دے کر اُسے بغاوت کی سزا دے‘ تو اس کا یہ فعل ظلم و تعدی ہوگا یا عدل و انصاف؟ کیا ایسے موقع پر کسی عقل مند کو یہ کہنے کا جواز ہوگا کہ اگر جدید آئین و قانون کو چھوڑنا بغاوت ہے تو منسوخ شدہ آئین و قانون کو چھوڑنا کیونکر بغاوت نہیں؟ اگر جدید آئین سے بغاوت کی سزا موت ہے تو قدیم و منسوخ شدہ آئین کی مخالفت پر سزائے موت کیونکر نہیں؟

ج:...... جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے ادیان اور ان کی شریعتیں منسوخ ہوچکی ہیں‘ اس سلسلہ میں گزشتہ سطور میں عقلی طور پر ثابت کیا جاچکا ہے کہ سابقہ انبیاءؑ کی شریعتوں پر عمل باعث نجات نہیں‘ ورنہ نئے دین‘ نئی شریعت اور نئے نبی کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی؟ تاہم سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے ہر ایک نے اپنے بعد آنے والے دین و شریعت اور نبی کی آمد سے متعلق اپنی امت کو بشارت دی ہے اور ان کی اتباع کی تلقین بھی فرمائی ہے‘ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

”واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ۔“ (آل عمران:۸۱)

ترجمہ:...... ”اور جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول

پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔"

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت انجیل کے علاوہ خود قرآن کریم میں بھی موجود ہے کہ:

"ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد۔" (الصف:٦)

ترجمہ:..."اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام ہے احمد۔"

چنانچہ سابقہ انبیائے کرام میں سے کسی نے یہ نہیں فرمایا کہ میری نبوت اور دین و شریعت قیامت تک ہے اور میں قیامت تک کا نبی ہوں دنیائے یہودیت و عیسائیت کو ہمارا چیلنج ہے کہ اگر کسی نبی نے ایسا فرمایا ہے تو اس کا ثبوت لاؤ "قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔" ہمارا دعویٰ ہے کہ صبح قیامت تک کوئی یہودی اور عیسائی اس کا ثبوت پیش نہیں کر سکے گا جب کہ اس کے مقابلہ میں آقائے دو عالم حضرت محمد ﷺ کو قیامت تک کے تمام انسانوں کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا اور آپ ﷺ کو اللہ کا آخری نبی اور خاتم النبیین فرمایا گیا جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

۱:......"قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً۔" (الاعراف:۱۵۸)

ترجمہ:......"تو کہہ: اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔"

۲:......"وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔" (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ:......"اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو مہربانی کر کر جہان کے لوگوں پر۔"

۳:......"ما كان محمد ابا احد من رجالكم و لكن رسول الله و خاتم النبيين۔" (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ:......"محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور خاتم النبیین۔"

۴:......"وما ارسلناك الا كافة للناس بشيراً و نذيراً۔" (سبا:۲۸)

ترجمہ:......"اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا سو سارے لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈر سنانے کو۔"

اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ نے خود بھی فرمایا:

۱:......"انا خاتم النبيين لا نبي بعدي۔" (ترمذی ج۲ ص:۴۵)

ترجمہ:......’’میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔‘‘

۲:......’’انا آخر الانبیاء و انتم آخر الامم۔‘‘ (ابن ماجہ ص:۲۹۷)

ترجمہ:......’’میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔‘‘

۳:......’’لو کان موسیٰ حیاً ما وسعه الا اتباعی۔‘‘ (مشکوٰۃ ص:۳۰)

ترجمہ:...’’اگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔‘‘

اب جب کہ قرآن کریم نازل ہو چکا اور حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے لہٰذا آپ ﷺ کے دین و شریعت کا سکہ قیامت تک چلے گا اس لئے جو شخص اس جدید و رائج قانون اور آئین کی مخالفت کرے گا اور سابقہ منسوخ شدہ دین و شریعت یا کسی خود ساختہ مذہب جیسے موجودہ دور کے متعدد باطل و بے بنیاد ادیان و مذاہب..... مثلاً: ہندو پارسی سکھ ذکری زرتشتی اور قادیانی وغیرہ..... کا اتباع کرے گا وہ باغی کہلائے گا۔ دین و شریعت قرآن و سنت اور عقل و دیانت کی روشنی میں اس کی سزا وہی ہوگی جو ایک باغی کی ہونی چاہیے اور وہ قتل ہے۔

اس لئے ارباب اقتدار سے ہماری درخواست ہے کہ وہ پاکستان میں سزائے ارتداد کا قانون جاری و نافذ کر کے ایسے باغیوں کی بغاوت کا سدِّ باب کریں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت کے مستحق قرار پائیں۔

اس موقع پر متحدہ مجلس عمل کے ارکان کی جانب سے سزائے ارتداد کے قانون کی ترتیب اور بل کی حیثیت سے اُسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے پر ہم ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتے ہیں اور ان کے اس بروقت اقدام کی بھرپور حمایت و تائید کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ دوسرے ارکان اسمبلی کو بھی ان کی تائید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ریلوے اسٹیشن پر نصب قادیانی غیر مسلم کمپنی شیزان کا اشتہاری بورڈ ہٹایا جائے!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات جناب مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر ریلوے سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی مذہب کی تبلیغ پر پابندی کے پیش نظر فیصل آباد و ملک کے دیگر ریلوے اسٹیشنوں پر شیزان کمپنی کی طرف سے نصب شدہ اشتہاری بورڈ فوری طور پر ہٹائے جائیں۔ قادیانی شیزان کمپنی کو مسلمانوں کی کمپنی ظاہر کرتے ہوئے بڑے بڑے الفاظ میں کلمہ طیبہ لگائے گئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان بورڈوں سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان تمام بورڈوں کو فوری طور پر اسٹیشنوں سے ہٹایا جائے۔

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر!

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر کا وطن مالوف دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور تھا۔ ککے زئی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ابتدائی تعلیم ہری پور ہزارہ میں حاصل کی بعد میں اورنٹیل کالج لاہور میں داخل ہوگئے۔ ان دنوں علماء کرام نے فتویٰ دیا کہ انگریزی تعلیم گاہوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اورنٹیل کالج کو خیر باد کہہ کر خلافت کمیٹی میں شمولیت اختیار کر لی۔

بٹالہ خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام نو ماہ آپ نے گورداسپور کے ضلع میں تبلیغی دورے کئے۔ خلافت کمیٹی کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کے لئے حضرت مولانا مظہر علی اظہرؒ کے ہمراہ دھواں دھار خطاب کئے۔ عوام جاگ اٹھے۔ انتظامیہ نے انتقام لینے کا پروگرام بنا کر تین تقریروں کو قابل اعتراض قرار دیا۔ عدالت میں کیس چلا۔ سرسری طور پر سماعت ہوئی۔ ایک سال قید بامشقت کی سزا کا آرڈر ملا۔ گورداسپور جیل چلے گئے۔

حضرت مولانا لال حسین اختر جیل میں تھے کہ سوامی شردھانند اور آریہ سماج نے فتنہ و فساد کو ہوا دی۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو چیلنج دیتے اور مناظروں کے لئے للکارتے۔ حضرت مولانا نے فیصلہ کیا کہ رہائی کے بعد آریہ سماج اور دیگر دشمنان اسلام کے تعاقب کے لئے اپنے آپ کو وقف کر کے خدمت دین متین کروں گا۔ چنانچہ آپ رہا ہوتے ہی ان کے خلاف صف آرا ہوگئے۔ ان دنوں مرزائی بھی اسلام کی نام نہاد نمائندگی کا علم بلند کئے ہوئے تھے۔

مرزائیوں نے حضرت مولانا لال حسین اختر کو جھانسہ دیا کہ اگر آپ آریہ سماج کی تردید کرنا چاہتے ہیں تو ہماری جماعت کا پلیٹ فارم حاضر ہے۔ آپ کو تربیت دیں گے۔ کتابیں مہیا کریں گے۔ مسلمان علماء نے خواہ مخواہ مرزا قادیانی کو بدنام کر رکھا ہے۔ وہ صرف خادم اسلام تھے۔ ان کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا بددیانتی ہے۔ حضرت مولانا مرزائیت سے نابلد تھے۔ ان کے جھانسہ میں آگئے اور لاہوری گروپ میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ شمولیت کے فوراً بعد آپ کو احمدیہ انجمن کے تبلیغی کالج لاہور میں داخل کرا دیا گیا۔ جہاں آپ نے سنسکرت سیکھی اور ویدوں کا مطالعہ کیا۔ ایک کامیاب مبلغ کی حیثیت سے آپ نے آریہ سماج کا تعاقب کیا۔ مناظرے ہوئے۔ تقریریں ہوئیں۔ نتیجتاً آپ کو بہت جلد مرزائیوں میں بلند مقام حاصل ہوگیا۔

چنانچہ شعبہ تبلیغ و مناظرہ کے علاوہ اخبار پیغام صلح کا آپ کو ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ اسی طرح احمدیہ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری بھی منتخب ہوئے۔ مسلسل آپ نے آٹھ سال مرزائیت میں گزارے۔ قدرت کے کچھ اور پروگرام ہوا کرتے ہیں۔

فرعون کے گھر موسیٰ کی پرورش جس کی واضح دلیل ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کو چند خواب آئے۔ جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کو گھناؤنی شکل میں ظاہر کر کے جہنم میں دھکیلا جانا آپ کو دکھایا گیا۔ آپ نے ان خوابوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا نشان قرار دیا اور مسلسل چھ ماہ تک ایک دیانتدار محقق کی حیثیت سے مرزائیت کا لٹریچر پڑھا۔ دن رات ایک کر کے مطالعہ کرنے سے مرزائیت میں خوب درک حاصل ہوگیا۔

آپ جوں جوں مرزائیت کا مطالعہ کرتے گئے۔ توں توں مرزائیت کی حقیقت آپ پر واضح ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ آپ نے یکم جنوری ۱۹۳۱ء کو انجمن احمدیہ کی ملازمت سے استعفیٰ دیدیا۔ جسے لاہوری جماعت نے ۳۰ جنوری ۱۹۳۱ء کو بادل نخواستہ قبول کرلیا۔ آپ نے جماعت سے ایک تحریر لی جس میں واضح طور پر اقرار تھا کہ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے ذمہ جماعت کا کوئی فنڈ نہیں۔ اس تحریر کا فائدہ یہ ہوا کہ مرزائیت سے توبہ کے بعد آپ پر کوئی الزام نہ عائد کر سکے۔

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ نے ایک جلسہ عام میں اپنی توبہ کا اعلان کر کے دھجیاں بکھیر دیں۔ مسلمانوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ جبکہ مرزائیوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ مسلمانوں نے آپ کو آنکھوں پر بٹھایا۔ ملک بھر میں آپ کی توبہ کو سراہا گیا۔ آپ نے مرزائیت کی تردید کے لئے ملک کے تبلیغی سفر کئے۔ ان دنوں مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیغ مرزائیت کے خلاف صف آراء تھا۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کو اپنی جماعت میں شامل ہونے کی باضابطہ دعوت دی۔ جسے آپ نے قبول کرلیا اور اس وعدہ کو زندگی کی آخری ساعت تک نبھایا۔

مجلس احرار اسلام کا پلیٹ فارم اور حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کی مجاہدانہ تقاریر نے ملک بھر میں مرزائیت کے لئے مشکل پیدا کردی:

نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن

مرزائیوں نے مناظرے کا چیلنج دیا۔ آپ نے قبول کیا۔ مناظرے ہوئے۔ ہر جگہ مرزائی مناظرین کو جان چھڑانی مشکل ہوگئی۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کا تاریخی جملہ کہ مرزائی مناظرین کے لئے زہر کا پیالہ پی لینا آسان ہے مگر لال حسین اخترؒ کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کو شریف انسان ثابت کرنا مشکل ہے چاردانگ عالم میں مشہور ہوگیا تھا۔ مرزائی مناظر مولانا لال حسین اخترؒ کا نام سنتے ہی مناظرے سے بھاگ جاتے۔ بالآخر تنگ آ کر مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کر کے اخبار الفضل میں اعلان کردیا گیا کہ:

''مولانا لال حسین اخترؒ جہاں کہیں مناظر ہوں گے۔ ہم ان سے مناظرہ نہیں کریں گے۔'' مرزائیوں کی اس واضح شکست کے اعلان پر اخبار الفضل کا فائل گواہ ہے۔ والفضل ماشہدت بہ الاعداء!

تقسیم کے بعد

ملک تقسیم ہوا تو حضرت مولانا لال حسین اخترؒ ضلع سرگودھا کے قصبہ مڈھ رانجھا میں منتقل ہوگئے۔ آٹا پیسنے کی چکی لگالی۔ تبلیغی کام سرد پڑ گیا۔ حضرت امیر شریعتؒ نے حالات سازگار ہوتے ہی حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کو بلایا۔ امیر شریعت حضرت شاہ جیؒ کے حکم پر حضرت مولانا نے سب کچھ فروخت کردیا اور پھر نئے ولولے سے کام شروع کردیا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک چلی۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہراول دستے کے طور پر کام کیا۔

حضرت امیر شریعتؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی۔ حضرت شاہ جیؒ امیر مرکزیہ منتخب ہوئے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ناظم اعلیٰ اور حضرت مولانا لال حسین اخترؒ صدر المبلغین مقرر کیے گئے۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی وفات کے بعد حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ صدر اور حضرت مولانا لال حسین اخترؒ مجلس کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ اس دوران انگلستان کا کامیاب دورہ کیا۔ بیرونی دنیا میں کام ہوا۔ اللہ رب العزت نے بڑی کامیابی عنایت فرمائی۔ مرزائیت کی قلعی کھل گئی۔ ان دنوں قادیانی گرو مرزا ناصر احمد انگلستان کے دورے پر گئے۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ نے موقع سے فائدہ اٹھایا۔ مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مرزا ناصر احمد دورہ نامکمل چھوڑ کر واپس آگئے۔ حضرت مولانا کا چیلنج قبول کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ نے فجی آئی لینڈ' سعودی عرب' ایران اور عراق کا بھی تبلیغی دورہ کیا۔ انگلستان میں مجلس تحفظ نبوت کا دفتر خریدا۔ اسی طرح فجی آئی لینڈ میں جماعت کا قائم کردہ مدرسہ تعلیم القرآن کام کررہا ہے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی وفات کے بعد حضرت مولانا لال حسین اخترؒ جماعت کے امیر منتخب ہوئے۔ چنیوٹ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس تھی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ مہمان خصوصی کے استقبال کے لئے سٹیج سے اترتے وقت گر گئے۔ سخت چوٹ لگی۔

یہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کا واقعہ ہے۔ چنیوٹ سول ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پھر میو ہسپتال جنرل ہسپتال لاہور رہے۔ ایک دن بیماری کی حالت میں حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے حوالہ پوچھا۔ فی الفور آپ نے کتاب صفحہ' سطر' عبارت تک سنادی۔ حضرت مولانا محمد شریفؒ نے کہا کہ حضرت مولانا! اگر مرزائیوں سے مناظرہ کرنا پڑے تو آپ اسی حالت میں کرسکیں گے؟۔ آپ نے فرمایا کہ میری چارپائی لے جاکر مناظرہ گاہ میں رکھ دی جائے۔ پہلے تو میرا نام سن کر مرزائی مقابلہ میں نہیں آئیں گے۔ اگر جرأت کی تو منہ کی کھائیں گے۔

ایک دن حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ پشاور کے دورہ سے واپس آئے۔ ہائی کورٹ پشاور کے کیس کی تفصیلات بتائیں کہ عنقریب اس کی تاریخ نکلنے والی ہے۔ حضرت مولانا پر یہ سنتے ہی گریہ طاری ہوگیا۔ انہیں صدمہ تھا کہ میں نے بہاولپور' راولپنڈی اور کیمل پور کی عدالتوں میں مرزائیوں کا کفر ثابت کیا۔ مگر آج بیماری کے ہاتھوں مجبور ہوں۔

پشاور نہیں جاسکتا۔ ورنہ وہاں بھی جا کر ہائی کورٹ میں حضور سرور کائنات ﷺ کی ختم نبوت کی نمائندگی کرتا اور مرزائیوں کے کفر کو ہائی کورٹ میں ثابت کر کے ہائی کورٹ سے ان کے کفر کا فیصلہ صادر کراتا۔

انہی دنوں کشمیر اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کو خبر ہوئی تو اتنے خوش ہوئے جس کا بیان کرنا زبان وقلم کے لئے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ بار بار فرماتے فزت و رب الکعبۃ! رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوں۔ اپنی زندگی مرزائیوں کی اقلیت کا فیصلہ سن کر جا رہا ہوں۔ جس کے لئے میرے اکابر نے اپنی زندگیاں خرچ کر دی تھیں۔ مگر وہ حضرات یہ حسرت اپنے سینوں میں لے کر اس دنیا سے روانہ ہو گئے۔

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ ۲ ماہ تک زیر علاج رہے۔ چنانچہ ۱۰ جون ۱۹۷۳ء کو لاہور مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کی یہ آخری خواہش بھی پوری ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میرا انتقال مجلس کے دفتر میں کریں۔ لاہور میں آپ کے دو جنازے ہوئے جو حضرت مولانا مفتی زین العابدینؒ اور حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ نے پڑھائے۔ خیبر میل کے ذریعے آپ کے جنازہ کو دین پور شریف لایا گیا۔ لاہور سے مجلس کے علماء اور حضرت مولانا کے عقیدت مند ہزاروں ساتھیوں نے اشکبار آنکھوں سے آپ کو الوداع کیا۔

خانپور میں حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ نے استقبال کیا۔ دین پور شریف میں حضرت درخواستیؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت قطب العالم مولانا عبدالہادی دین پوریؒ کے علاوہ سینکڑوں علماء اور ہزاروں عقیدت مند شریک ہوئے۔ حضرت درخواستیؒ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ حضرت مولانا غلام محمدؒ حاجی منظور الحق لائل پوری نے ہزاروں پرنم آنکھوں کی موجودگی میں آپ کو لحد میں اتارا۔ حضرت مولانا غلام محمد دین پوریؒ کے قدموں اور حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

حضرت مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بلا کا حافظہ دیا تھا۔ مرزائیت کا لٹریچر ازبر تھا۔ سنسکرت' اردو' ہندی' پنجابی' عربی' انگلش اور فارسی کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ اللہ رب العزت نے بے پناہ خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ طبیعت ملنسار تھی۔ بہترین مبلغ' کامیاب مناظر اور نامور عالم دین کی حیثیت سے دین کی خدمت کرتے رہے۔

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ نے کئی کتابیں لکھیں۔ مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں' حضرت خواجہ غلام فرید' ختم نبوت اور بزرگان امت' ترک مرزائیت۔ ان کے علاوہ کئی مضامین' مقالے لکھے۔ ترک مرزائیت کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ یہ کتاب خوب مقبول ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ نے اپنی کتاب ختم نبوت میں اس کے حوالہ جات نقل کئے ہیں۔

حضرت مولانا مرحوم کی تمام کتب ورسائل مجموعہ احتساب قادیانیت جلد اول میں آگئے ہیں۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

تحفظ ناموس رسالت کانفرنسیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کی گزشتہ میٹنگ کے فیصلہ کے مطابق پنجاب اور سندھ کے اکثر اضلاع میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ مارچ کو ملتان سے آغاز ہوا اور یہ سلسلہ ماہ صفر اخیر مطابق مارچ میں جاری رہا اور پھر پورا اپریل بھی جاری رہا۔

ختم نبوت کانفرنس خان پور

چنانچہ یکم اپریل کو رحیم یار خان کی تحصیل خانپور کے ایک قصبہ چک نمبر ۴۵ میں بہت بڑا اجتماع منعقد ہوا جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ عالیہ راشدیہ دین پور شریف کے چشم وچراغ حضرت میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ نے کی۔ جبکہ رحیم یار خان کی پوری دینی قیادت حضرت مولانا بشیر احمد حامد حصاروی، جناب قاری محمد اکمل ہاشمی، جناب قاری محمد عبداللہ ہاشمی، حضرت مولانا رشید احمد لدھیانوی، جناب قاضی شفیق الرحمٰن، حضرت مولانا مفتی عبداللطیف، حضرت مولانا حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی، حضرت مولانا محمد قاسم دین پوری، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی مبلغ مجلس رحیم یار خان کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جمعیت علمائے پاکستان کے سینئر نائب صدر جناب ڈاکٹر محمد زبیر ایم این اے، جماعت اسلامی کے جناب سید وسیم اختر ایم پی اے، محکمہ اوقاف کے ڈسٹرکٹ خطیب حضرت مولانا رشید احمد عباسی نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس سنجر پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سنجر پور رحیم یار خان کی غوثیہ مسجد میں عرصہ دراز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا زبیر احمد دین پوری نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا مفتی راشد مدنی، جناب حافظ عبدالرحیم ساجد نے خطاب کیا۔ انشاء اللہ العزیز اس کانفرنس کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس فیروزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدینۃ العلوم فیروزہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب سید ناصر محمود نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا مفتی راشد مدنی مبلغ مجلس رحیم یار خان نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس لودھراں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۵؍اپریل کو جھانگی والا میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد اسحق ساقی، حضرت قاری محمد صادق قاسمی اوچشریف، جناب قاری محمد یعقوب کہروڑپکا، حضرت مولانا غلام مرتضیٰ لودھراں نے خطاب کیا۔ جھانگی والا لودھراں کے متصل آبادی ہے۔ اس کے قریب قادیانیوں کے چند گھرانے آباد ہیں۔ کانفرنس میں قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔

ظریف شہید میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خطبہ جمعہ

۷؍اپریل کو جامعہ امدادیہ لیاقت چوک میں حضرت مولانا شبیر احمد کی دعوت پر حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا اور میلاد النبی ﷺ کے عنوان پر خطاب کیا اور عالمی سطح پر قادیانیوں کے مقابلہ میں مجلس کی سرگرمیوں سے باخبر کیا۔

شادن لنڈ تونسہ شریف میں جلسہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۹؍اپریل بعد نماز عشاء مدنی مسجد شادن لنڈ میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی مبلغ ڈیرہ غازیخان نے خطاب کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے کردار و کریکٹر پر سیر حاصل گفتگو کی اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ جلسہ کا انتظام حضرت مولانا محمد احمد، جناب قاری محمد بلال، حضرت مولانا عبداللطیف، حضرت مولانا محمد موسیٰ، حضرت مولانا محمد حنیف نے کیا۔

ڈیرہ غازیخان میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس

مکی مسجد میں ۱۱، ۱۲؍ربیع الاوّل کو سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ پہلے روز حضرت مولانا سیف الرحمن درخواستی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی مبلغ ڈیرہ غازی خان نے میلاد النبی ﷺ کے عنوان پر خطاب کیا۔ جلسہ کا انتظام جناب شیخ عبدالمنان، جناب شیخ محمد علی، جناب شیخ محمد رفیق متولی مسجد، جناب محمد اسلم سلیمی نے کیا۔ مقامی امیر حضرت مولانا غلام اکبر ثاقب نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں سیرت مصطفیٰ کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۲؍ربیع الاوّل کو جامع مسجد ختم نبوت کمشنری بازار میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مقامی امیر جناب الحاج صوفی ریاض الحسن گنگوہی نے کی۔ جلسہ سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عبدالستار حیدری نے میلاد النبی ﷺ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

کوئٹہ کی مساجد میں عامر عبدالرحمن شہید کو خراج تحسین

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر صوبائی دارالحکومت کی بیشتر مساجد میں نماز جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں علمائے کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ غازی عامر عبدالرحمن شہید کی میت سرکاری طور پر ملک میں لائی

جائے۔ حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور عامر عبدالرحمن کو جیل میں شہید کرنے پر جرمنی کی حکومت سے احتجاج کرے۔ جامع مسجد مرکزی میں حضرت مولانا انوار الحق حقانی' جامع مسجد قندھاری میں حضرت مولانا عبدالواحد' جامع مسجد شہری میں حضرت مولانا قاری عبداللہ منیر' جامع مسجد طوبیٰ میں حضرت مولانا قاری محمد حنیف' جامع مسجد پیر ابوالخیر میں حضرت مولانا محمد ابراہیم مجددی' جامع مسجد گول میں حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' جامع مسجد الحبیب میں جناب صاحبزادہ زبیر احمد شروری' جامع مسجد سراج میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع نیاز' جامع مسجد بسم اللہ میں حضرت مولانا محمد یاسین عباسی' جامع مسجد طیب میں مفتی عبدالصمد کروگانی' جامع مسجد نورانی میں حضرت مولانا سید نورالدین ہاشمی' جامع مسجد نعمانیہ میں حضرت مولانا عبدالقادر لونی' جامع مسجد نیا گنبد میں حضرت مولانا مفتی گل حسن' جامع مسجد مفتاح العلوم میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالباقی' جامع مسجد سریاب میں حضرت مولانا شریف اللہ اور دیگر مساجد میں علمائے کرام نے غازی عامر عبدالرحمن شہید کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

علمائے کرام نے اس کے والدین کو ہدیہ مبارکباد پیش کیا۔ علمائے کرام نے کہا کہ ڈنمارک کے اخبارات نے توہین رسالت ﷺ پر مبنی خاکے شائع کر کے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور اسے آزادی اظہار کے بہانے اپنے معاشرہ کا حق قرار دینے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ جرمنی کے اخبارات نے بڑی دلیری کے ساتھ ان خاکوں کو شائع کر کے ڈنمارک کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا اور مسلمانوں کے زخموں پر مرہم کی بجائے نمک پاشی کی۔ پوری ملت اسلامیہ میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہوئی۔ ایک پاکستانی نوجوان طالب علم عامر عبدالرحمن رحمت دو عالم ﷺ کی توہین برداشت نہ کر سکا۔ اس نے جرمن اخبار کے ایڈیٹر کو واصل جہنم کرنے کے لئے اس پر چھریوں کے وار کئے۔ وہ بدبخت زخمی ہو گیا اور ہسپتال پہنچ گیا۔ جرمن پولیس نے غازی عامر عبدالرحمن کو گرفتار کر لیا۔ غازی عامر عبدالرحمن نے کہا کہ میں نے یہ جرم کیا ہے اور کرتا رہوں گا۔ پولیس نے اس کو جیل بھیج دیا۔ جہاں وہ پراسرار طور پر جاں بحق ہو گیا۔ دراصل اس پر جیل میں تشدد کر کے ہلاک کیا گیا ہے۔ اس طرح وہ رتبہ شہادت سے سرفراز ہوا ہے۔ شہادت ہر مسلمان کی تمنا ہے۔ دراصل جرمن پولیس نے اپنے جرم کو چھپانے کے لئے خودکشی کا ڈرامہ رچایا ہے۔ ہر مسلمان خودکشی کو حرام سمجھتا ہے۔

دوسری طرف ہمارے حکمرانوں نے بے حسی کا مظاہرہ کیا۔ اخبارات کو اس سانحہ کی خبریں دینے سے روک دیا اور اخبارات نے بھی خبروں کا بائیکاٹ کر کے گناہ نہیں بلکہ جرم کیا ہے۔ ایک طرف مغربی میڈیا اظہار آزادی کے نام سے مسلمانوں کے کلیجوں پر چھریاں چلا رہے ہیں جو قابل افسوس ہے۔ وہ صحافیانہ پیشہ ور بددیانتی اور بے حسی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ علمائے کرام نے کہا کہ مسلمانوں نے کسی دور میں بھی توہین رسالت کو برداشت نہیں کیا۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے دل میں حضور نبی کریم ﷺ کی محبت اپنے ماں باپ' اپنے مال' اپنی عزت' اپنی اولاد اور تمام جہانوں سے زیادہ نہ ہو۔ اس لئے کسی خبیث اور بدباطن کو برداشت نہیں کر سکتے۔ مساجد میں علمائے کرام نے شہید عامر عبدالرحمن کی بلند درجات کے لئے دعا کی۔

کوئٹہ میں یوم حرمت رسول منایا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر صوبے بھر میں یوم حرمت رسول ﷺ منایا گیا۔ نماز جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں شہید ناموس رسالت ﷺ عامر عبدالرحمٰن شہید کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا اور کہا کہ عامر شہید اپنے پیارے آقا ﷺ کی عزت وحرمت کے تحفظ کے لئے اپنی جان نچھاور کر کے حیات جاوداں پاگئے ہیں اور اشاق رسالت ﷺ کے لئے ایک نئی راہ متعین کر دی ہے اور ناموس رسالت ﷺ کے لئے مرنے والوں میں ایک نئی مثال دے گیا۔ مساجد میں قراردادیں منظور کی گئیں جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ عامر شہید کا جسد خاکی جلد از جلد پاکستان لایا جائے۔ حکومت پاکستان اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے حکومت جرمنی سے اور عامر شہید کی شہادت کے پس پردہ حقائق معلوم کر کے عوامی جذبات کی پاسداری کرے۔ صوبائی دارالحکومت میں نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد مرکزی کے سامنے احتجاجی مظاہرہ ہوا۔

مظاہرہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر حضرت مولانا عبدالواحد، جامع مسجد مرکزی کے خطیب حضرت مولانا انوار الحق حقانی' سابق صوبائی وزیر جمعیت علمائے اسلام کے رہنما حضرت مولانا اللہ داد خیر خواہ' حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' حضرت مولانا شاد احمد مبلغ مجلس کوئٹہ، مجلس ژوب کے سیکرٹری جناب حاجی محمد اکبر اور جناب عبدالقیوم کاکڑ نے خطاب کیا۔ علمائے کرام نے کہا کہ ڈنمارک، جرمنی اور دیگر مغربی ممالک کی جانب سے توہین رسالت کی ناپاک حرکات کا بار بار اعادہ ہو رہا ہے۔ کفری طاقتیں مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہی ہیں۔ لیکن عالم اسلام کے بے حس حکمران خاموش ہیں۔ عالم اسلام کے مسلمانوں نے اس پر شدید احتجاج کیا۔ شان رسالت ﷺ کے تحفظ کی خاطر دنیا بھر میں نکلنے والے پر جوش مظاہروں میں دو درجن سے زائد مسلمان شہید ہوئے۔ لیکن امت مسلمہ کے بے غیرت و بے حمیت حکمرانوں نے معذرت خواہانہ رویہ اختیار کیا جو ملت اسلامیہ کی غیرت ایمانی کے خلاف ہے۔ لیکن تمام مسلمانوں کا ولولہ زندہ ہے۔ ایک پاکستانی نوجوان نے جرمن اخبار کے گستاخ ایڈیٹر پر قاتلانہ حملہ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ امت مسلمہ ابھی بانجھ نہیں ہوئی۔ یہ نوجوان گرفتار ہوا۔ مغرب نے اپنی روایتی سفاکی تعصب اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے اس جیالے نوجوان کو جیل میں بدترین تشدد کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔ ہمارے حکمرانوں نے اپنی اخلاقی ذمہ داریاں پوری نہ کیں اور جرمن حکومت سے باقاعدہ احتجاج بھی نہیں کیا۔ اس کے مقابلے میں مغربی ملکوں کے سفارت کار پاکستان میں توہین رسالت کے مجرموں کو بچانے کے لئے عدالتوں میں پہنچ جاتے تھے اور توہین رسالت کے مرتکب مجرموں کو وی آئی پی بنا کر راتوں رات یورپ بھجوا دیتے تھے۔ حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ شہید عامر عبدالرحمٰن کے جسد خاکی کو جلد از جلد وطن لیا جائے۔ اس موقع پر شہید کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

اظہار تعزیت

حضرت مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ سیالکوٹ کے جواں سال بھانجے گزشتہ ماہ ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔

اسی طرح گزشتہ ہفتے حضرت مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد کے بھانجے بھی انتقال فرما گئے۔

Aalami Majlise
Tahaffuze Khatme Nubuwwat

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ شیزان کمپنی اور اس کی تمام مصنوعات منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی ہیں جن کی آمدنی کا کثیر حصہ فتنہ قادیانیت کی کفریہ تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنایا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ کہنا کہ شیزان کمپنی مسلمانوں نے خرید لی ہے اور یہ کہ اب اس کے مالک مسلمان ہیں اور قادیانی اس کے مالک نہیں رہے یہ ایک غلط پروپیگنڈہ اور سفید جھوٹ ہے۔ اس قسم کا غلط پروپیگنڈہ دراصل خود قادیانی کرتے ہیں تا کہ مسلمانوں کو دھوکہ دے سکیں۔ شیزان بدستور قادیانیوں کی ملکیت ہے۔ شیزان اور اس کی دیگر تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر غیرت مند مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اس کے استعمال سے خود بچنا اور دوسرے ناواقف مسلمان بھائیوں کو بچانا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے مکر و فریب سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

نذیر احمد تونسوی
مولانا نذیر احمد تونسوی
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

محمد جمیل خان
مفتی محمد جمیل خان
رکن مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت
ایم اے جناح روڈ کراچی 74400

Pakistan

"Khatme Nubuwwat"
A Weekly Magazine Also Published by the Organization
یہی ادارہ کراچی سے "ہفت روزہ ختم نبوت" بھی شائع کرتا ہے

عالمی مجلس تحفظ کراچی کے دفتر سے قادیانی مشروب ساز کمپنی شیزان کے متعلق ایک تحریر ہے، ہمارے دو مخدوم شہداء ختم نبوت کے اس پر تصدیقی دستخط ہیں، ریکارڈ محفوظ کرنے کے لئے پیش خدمت ہے۔

ادارہ

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ تبصرہ باری آنے پر ہوگا۔ ادارہ!

تحفہ نقشبندیہ (اوّل): مؤلف: جناب پروفیسر مولانا قاری محمد اقبال خان: صفحات: ۴۳۵: قیمت: ۳۰۰ روپے: ملنے کا پتہ: مکتبہ الحسن ۳۳ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور!

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب۔ دامت برکاتہم کے مسترشد جناب پروفیسر قاری مولانا محمد اقبال خان نے یہ کتاب تالیف کی ہے۔ اس دور کے اکابر اربعہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ۔ ۱ حضرت مولانا خواجہ سراج الدین موسیٰ زئی شریف۔ ۲ حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ ابو اسعد احمد خان بانی خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ ۳ حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی شیخ ثانی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ۔ ۴ شیخ وقت حضرت خواجہ خان محمد صاحب۔ شیخ ثالث وسجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کے احوال وآثار پر مشتمل یہ خوبصورت اور جامع دستاویز ہے۔ ان تمام اکابر کے سوانحی خاکہ تعلیمات وخدمات، فضائل ومناقب، ملفوظات وفرمودات، طریقہ تربیت سالکین پر بہت سا مواد خوبصورتی اور سلیقہ سے ابواب قائم کر کے جمع کر دیا ہے۔ چوتھا اور آخری باب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے احوال وآثار پر مشتمل ہے۔ یہ باب اڑھائی صد صفحات پر مشتمل ہے۔ یوں اسے بجا طور پر حضرت قبلہ کی سوانح عمری قرار دیا جا سکتا ہے۔

اس باب کی آٹھ فصلیں ہیں۔ فصل اوّل: پیدائش اور ابتدائی حالات۔ فصل دوم تعلیم وتدریس۔ فصل سوم سلوک کی منازل۔ فصل چہارم: متفرقات۔ فصل پنجم: مہر ووفا۔ فصل ششم: مجالس۔ فصل ہفتم: فرمودات وملفوظات۔ فصل ہشتم: تربیت سالکین۔

طباعت واشاعت کی تمام خوبیاں اس کتاب میں موجود ہیں۔ پروف میں شاذونادر بعض مقامات توجہ خاص کے محتاج ہیں۔ مؤلف نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سراجیہ کی سو سالہ تاریخ کو اس کتاب میں سمو دیا ہے۔ جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مقالات ترمذی (حضرت مولانا عبدالشکورؒ ترمذی): ترتیب: حضرت مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری: صفحات: ۲۰۸: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی!

حضرت مولانا عبدالشکورؒ ترمذی کے علمی، فقہی، اصلاحی اور سیاسی مقالات وبیانات کا دو تاباں مجموعہ ہے۔ جسے حضرت مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس مجموعہ میں حضرت مولانا عبدالشکورؒ ترمذی کے ۲۱

مقالات و بیانات شامل اشاعت ہیں۔ مذہب و سیاست، تصوف و سلوک، دین و دنیا، مدارس و مساجد، دعوت و تبلیغ، حکومت و اپوزیشن، مسٹر اور ملا کے تمام مباحث پر شرعی رہنمائی اور معتدل راہنمائی کے لئے اس کتاب کو پڑھے بغیر چارہ نہیں۔ امید ہے کہ قارئین قدر کریں گے۔

مقالات مفتی اعظمؒ (مفتی محمد شفیع صاحبؒ) ترتیب: مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری صفحات: ۳۸۰ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ: دارالاشاعت اردو بازار کراچی!

کتاب کی ابتداء حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی نظموں سے کی گئی ہے۔ جو حمد باری تعالیٰ اور نعت آنحضرت ﷺ پر مشتمل ہیں۔ تقریظ حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ کے قلم مبارک سے رقم ہے۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی خودنوشت سوانح عمری، ختم نبوت، فضائل و احکام رمضان، شب برأت، درود شریف، عیدالاضحیٰ کے احکام و مسائل، خطبہ جمعہ، رجم کی شرعی سزا، سود کی حرمت، شراب کی حرمت، انتخاب میں ووٹ اور ووٹر کی ضرورت و شرائط، پاکستان، ۱۹۷۰ء کا الیکشن، ایسے بیس کے قریب اہم مضامین و مقالات کو خوبصورت گلدستہ میں سجا دیا گیا ہے۔ دارالاشاعت نے طباعتی خوبصورتی کا اہتمام کیا ہے۔ گویا روحانی و جسمانی حسن، کا حسین گلدستہ یہ کتاب ہے۔

فتنہ قادیانیت کو پکڑیئے: مرتب جناب محمد طاہر عبدالرزاق: صفحات: ۲۰۸: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ الحسن ۳۳ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور!

مرتب کتاب ہذا جناب محمد طاہر عبدالرزاق صاحب نے قادیانی فتنہ کے خلاف اکابر و علماء حضرات کے منتخب مضامین کو یکجا کر دیا ہے۔ اس میں انیس مضامین ہیں۔ حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ، حضرت مولانا سید پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ، حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا محمود احمد رضویؒ، حضرت مولانا علامہ سید سلیمان ندویؒ، جناب علامہ ڈاکٹر خالد محمود، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ ایسے اکابر کے قلم حقیقت رقم سے منصۂ شہود پر آئے ہیں۔ ان مضامین میں مسئلہ ختم نبوت، قادیانی عقائد، مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل دعاوی، مرتد کی شرعی سزا، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، قادیانی مصنوعات، قادیانی اختلاف، قادیانی فقہ، قادیانی پیش گوئیاں، ایسے بیسیوں مسائل پر قابل قدر مواد جمع کیا گیا ہے۔ فتنہ قادیانیت کی شرانگیزی سے بچنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ امید ہے کہ اہل ذوق قدر کریں گے۔ قدر کرنے کی چیز یہ کتاب ہے۔ طباعت و اشاعت میں اچھے ذوق کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

جو ختم نبوت پر فدا تھے: مؤلف: جناب محمد طاہر عبدالرزاق: صفحات: ۲۰۸: قیمت: ۹۰ روپے: ملنے کا پتہ: مکتبہ الحسن ۳۳ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور!

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، علامہ اقبالؒ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، حضرت شیخ بنوریؒ، جناب سید شمس الدین شہیدؒ۔ ایسے کئی حضرات کے مختلف واقعات، مختلف کتب ورسائل سے باحوالہ چھانٹ کر اس کتاب میں متنوع مواد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ۸۰ ذیلی عنوانات سے مختلف واقعات جو دلچسپ بھی ہیں اور ایمان افروز بھی اس میں جمع ہو گئے ہیں۔ مولانا محمد شریف احرار رحمنانے بڑھاپے میں اپنی یادداشتوں کو جمع کیا۔ بڑھاپے وکمزوری حافظہ کا خود انہوں نے اعتراف کیا اور تحریر میں بھی یہ امر واضح ہے کہ بعض واقعات غلط ہو گئے۔ تاہم مرحوم کی یادداشتوں کو من وعن جمع کر دیا گیا ہے۔ آنے والے محقق کے لئے خط وخال مرتب کرنے کا سامان ہو گیا ہے۔ طباعت واشاعت کی خوبیوں کو کتاب اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ امید ہے کہ اہل ذوق قدر کریں گے۔

تذکرہ شہداء بالاکوٹ: مؤلف: حضرت مولانا محمد اسرائیل گڑنگی: صفحات: ۹۶: قیمت: ۳۰ روپے: ملنے کا پتہ: مکتبہ انوار مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر مانسہرہ سرحد!

امام المجاہدین حضرت سید احمد شہیدؒ، امام الشہداء بالاکوٹ حضرت مولانا سید شاہ اسماعیل شہیدؒ مقبولان بارگاہ ایسی شخصیات ہیں کہ گوروں اور گھورکھوں نے ان پر بالاکوٹ میں ظلم وستم کی انتہاء کر دی وہ اپنے قافلہ کے ہمراہ شہادت کے مرتبہ عالی سے سرفراز ہوئے۔ لیکن ان کے درجات کی بلندی کے لئے قدرت کی شان کہ یہ سامان ہوا کہ آج تک اہل بدعت ان پر الزامات باطلہ لگا کر اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور ان شہداء کی روز بروز ترقی درجات ہو رہی ہے۔ اہل بدعت نے دشمنی کی انتہا کر دی تھی کہ اب بعض حضرات غیر مقلدین تاریخ کو مسخ کرنے کے لئے ان حضرات کو غیر مقلد شمار کرنے میں نہیں ہچکچاتے۔ مولانا محمد اسرائیل گڑنگی نے مختلف کتب سے اصل کتاب کا ٹائیٹل کا فوٹو اور جو اس کے حصہ شامل کتاب کیا گیا۔ اسے مرتب کر کے باحوالہ بیسوں کتب سے ثابت کیا کہ حضرت سید احمد شہیدؒ ہوں یا حضرت سید اسماعیل شہیدؒ۔ ہر دو حضرات نہ صرف حنفی تھے بلکہ اپنے وقت میں وہ فقہ حنفی کے ہیرو اور اس کے مناد تھے۔ باحوالہ تاریخی ریکارڈ درست رکھنے کے لئے مصنف کی محنت قابل ستائش ہے۔

قادیانی نبوت کے نشیب وفراز: مصنف: مولانا عبدالحق خان بشیر: صفحات: ۹۶: قیمت: ۳۶ روپے ملنے کا پتہ: حق چاریار اکیڈمی مدرسہ حیات النبی ﷺ گجرات!

گجرات کی سوہنی دھرتی جو وادی کشمیری کی جڑواں ہے۔ گجرات کی مٹی سے ہمارے مرشد مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعتؒ نے جنم لیا اور چار دانگ عالم ختم نبوت کا پھریرا بلند کیا۔ قادیانی اس گجرات کو کیسے بھلا سکتے تھے۔ وہ بھی اس گجرات کے حسن پر قادیانی غلاظت کے چھینٹے ڈال کر اس کے حسن کو داغدار کرنے کے درپے ہیں۔ پچھلے دنوں قادیانیوں نے ایک گمراہ کن پمفلٹ تقسیم کیا۔ ایک دینی غیرت رکھنے والے بہی خواہ نے اگر حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر کو دیا کہ اس کا جواب تحریر فرما دیجئے۔ چند دنوں بعد معلوم ہوا کہ ایک مسلم اس کتابچہ سے ارتداد کی جہنم قادیانیت میں

چلا گیا ہے۔ مولانا عبدالحق خان بشیر نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جواب لکھا۔ مناظرانہ شان، عالمانہ وقار اور مجاہدانہ للکار سے لکھا۔ جواب بڑھ کر مرتد کو اللہ تعالیٰ نے توبہ اور ایمان کی دولت سے مالا مال کیا۔ رفقاء کی خواہش پر آپ نے اسے کتابچہ کی شکل کرایا ہے۔ چار سوالات کے جوابات پر ۹۶ صفحات کی یہ کتابچہ دلائل و براہین کا خزینہ ہے۔ ہر مناظر کو اس سے رہنمائی لینی چاہئے۔ مولانا عبدالحق خان کی مناظرانہ گرفت نے مرزا قادیانی کی خرابی عاقبت کی طرح قادیانی دلائل کا خانہ خراب کر دیا ہے۔ پڑھئے اور سر دھنئے۔

پچاس جلیل القدر علماء: مؤلف: سید حافظ مولانا محمد اکبر شاہ بخاری: صفحات ۲۴۰ قیمت: درج نہیں۔ ملنے کا پتہ: المیزان اردو بازار لاہور!

حضرت مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری صاحب ہمارے حلقہ کے معروف قلمکار ہیں۔ ان کی یہ تصنیف بھی مرحوم اکابر علمائے دیوبند کے پچاس جلیل القدر علمائے کرام کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ جس میں ان کی خدمات و حالات کا جامع تذکرہ کیا گیا ہے۔ المیزان نشریاتی ادارہ ہے۔ اس کے میزان پر یہ کتاب پوری اتری۔ انہوں نے بہت اچھی طرح شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے: (شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور قادیانی مبلغین کے درمیان علمی مناظروں کی دلچسپ روداد): ترتیب و تحقیق: محمد متین خالد: صفحات 200 قیمت -/150 روپے: ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان: ملنے کا پتہ: علم و عرفان پبلشرز، 34۔ اردو بازار لاہور فون: 7352332

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ فتنہ قادیانیت کے خلاف ایک کامیاب مناظر کی حیثیت سے دنیا بھر میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں بے شمار قادیانی مبلغین سے مناظرے کئے اور ہمیشہ کامیاب و کامران رہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ اس وقت فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے میدان میں حضرت مولانا اللہ وسایا ایسا کوئی دوسرا مناظر نہیں۔ انداز گفتگو اور طرز استدلال میں وہ منفرد اور یگانہ ہیں۔ حافظہ اس قدر تیز ہے کہ ہزاروں حوالے انہیں ازبر ہیں۔ وہ بڑے بڑے جید قادیانی مبلغین کو ازنگے پر لا کر ایسی پٹخنی دیتے ہیں کہ وہ چاروں شانے چت ہو جاتا ہے۔ یوں تو دجل و کذب کی لنکا میں ہر قادیانی باون گز کا ہوتا ہے۔ لیکن لفظوں کے ہیر پھیر، باطل تاویلات اور کتمان حق میں وہ ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ان سے مناظرہ و مباحثہ ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ حضرت مولانا اللہ وسایا کی علمی اور مناظرانہ صلاحیتوں سے ہر شخص استفادہ کرے۔ اللہ بھلا کرے نوجوان سکالر محمد متین خالد کا جنہوں نے بڑی محنت کے بعد مولانا کی مناظراتی فتوحات کو "قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے" کے نام سے کتابی شکل دی۔

یہ کتاب دراصل حقائق آفریں اور چشم کشا مناظروں کی فکر انگیز روداد ہے۔ اسے اردو میں دینی ادب کی ایک منفرد رپورتاژ بھی کہا جاسکتا ہے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا کی سادہ لیکن علمی گفتگو، سلیس مگر دلوں میں اتر جانے والے طرز استدلال کا کمال یہ ہے کہ یہودیت کے چہ بہ مذہب قادیانیت کا بودا پن بتدریج راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہوتا نظر آتا ہے۔ کتاب اتنی دلچسپ رواں دواں اور معلوماتی ہے کہ اسے مکمل کئے بغیر ہاتھ سے چھوڑنے کا جی نہیں چاہتا۔ بعض مقامات پر قاری کا خون جوش مارنے لگتا اور وہ خود کو مناظرے میں بیٹھا ہوا محسوس کرتا ہے۔ ان مناظروں سے جہاں حضرت مولانا کی علمی وجاہت، برجستہ گوئی اور قادیانی لٹریچر پر مکمل دسترس کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں قادیانیوں کا خبث باطن، ہٹ دھرمی اور اسلام دشمنی بھی پوری طرح آشکارا ہوتی ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کو قادیانیوں سے مناظرے کا ماہر بنادے گا اور کسی بھی سنجیدہ قادیانی قاری کا ادنیٰ سا انہماک اس کی چشم بصیرت کے سامنے راہ ہدایت کو وا کر کے رکھ دے گا۔ امید ہے کہ محمد متین خالد کی مرتب کردہ یہ کتاب حسب سابق ہر مکتبہ فکر میں انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ علماء کرام، مبلغین، وکلاء، صحافیوں، طالب علموں اور تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے ہر کارکن کے لئے ایک راہنما کتاب ہے۔ مزید براں ہماری رائے میں کتاب کا ہر لائبریری میں ہونا بہت ضروری ہے۔

قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں روکی جائیں!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیکرٹری اطلاعات جناب مولوی فقیر محمد نے ہوم سیکرٹری اور آئی جی سپیشل برانچ سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر اور فیصل آباد و دیگر شہروں میں قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ جس کی تازہ ترین مثال گزشتہ دنوں محلہ شادمان ٹاؤن سرگودھا میں ایک غیر مسلم قادیانی کے گھر پر غیر قانونی طور پر سیرت کے نام سے قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے پر مسلمان سراپا احتجاج بنے۔ اس قادیانی نے تبلیغی اجلاس میں محلے کے مسلمانوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام سنایا گیا۔ قادیانی مبلغ نے تقریر کی۔ آخر میں قادیانی جماعت کے بارے میں سوال کرنے کا کہا۔ جس پر مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ اس سے پہلے قادیانی جماعت چناب نگر نے کئی تبلیغی پمفلٹ بھی بذریعہ ڈاک عوام الناس کو ارسال کئے۔

وفیات

☆...... قائداعظم میڈیکل کالج بہاول پور کے پروفیسر معروف ماہر امراض قلب جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب بھی گزشتہ دنوں انتقال کرگئے۔

☆...... جناب رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ بھی گزشتہ دنوں لاہور میں انتقال فرماگئے۔

اللہ رب العزت مرحومین کی مغفرت فرمائیں اور ان کے درجات کو بلند فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

قارئین کرام کیلئے خوشخبری!

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۰ امابعد!

احتساب قادیانیت کی چودھویں جلد دسمبر۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی۔ اب مئی ۲۰۰۶ء ہے۔ ایک سال چار ماہ تک احتساب قادیانیت کے کام میں تعطل پیدا ہوا۔ اللہ رب العزت معاف فرمائیں۔ آج یہ سطور لکھنے بیٹھا تو اندازہ ہوا کہ سوا سال تک یہ کام رکا رہا۔ لیکن میں اسے زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کا تعطل سمجھتا تھا۔ لیکن وقت گزرتے پتہ نہیں چلتا۔ آج اس فروگذاشت بلکہ مجرمانہ فعل پر احساس ندامت سے دل پر چوٹ سی لگی۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس سوا سال کے عرصہ میں فتاویٰ ختم نبوت کی تین جلدیں ''فراق یاراں'' بھی شائع ہوگئیں۔ غرض وقت ضائع نہیں ہوا۔ فللحمدللہ!

لیکن احتساب قادیانیت کے کام میں تعطل ضرور ہوا۔ اس طویل غیر حاضری' تعطل کی درخواست معافی کے ساتھ قارئین کی خدمت میں احتساب قادیانیت کی پندرھویں جلد پیش خدمت ہے:

۱...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ (م:۱۹۵۷ء)

۲...... شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ (م:۱۹۶۲ء)

۳...... مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ (م:۱۹۸۰ء)

۴...... شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ (م:۱۹۸۱ء)

کے رد قادیانیت کے سلسلہ میں رشحات قلم کو شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ ان حضرات کے سن وفات کو سامنے رکھ کر کتاب کی ترتیب قائم کی ہے۔

اللہ رب العزت جامعہ خیر المدارس کے استاذ التفسیر حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہ کو جزائے خیر دیں کہ انہوں نے ان اکابر کے رد قادیانیت پر رسائل کو ایک جلد میں یکجا کرنے کا صائب مشورہ دیا۔ ویسے بھی جمعیت علمائے ہند اور جمعیت علمائے اسلام پاکستان کی چوٹی کی قیادت کے اس عنوان پر رسائل یکجا ہوگئے جو ہمارے لئے نیک فال و سعادت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ ہے۔ ان حضرات کے رد قادیانیت پر تمام رسائل شامل اشاعت ہیں۔ ہر کتاب کا تعارف کتاب کے شروع میں لگا دیا گیا ہے۔ قارئین وہاں ملاحظہ فرمائیں گے۔ رسائل کے اسماء فہرست صفحہ۳ پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہاں ان کا تذکرہ لاحاصل تکرار ہوگا۔ البتہ اس جلد کی اشاعت میں چند توضیحات کا ذکر کئے بغیر چارہ نہیں۔

۱...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا رسالہ ''الخلیفة المهدی فی الاحادیث الصحیحه'' یہ فن حدیث سے تعلق رکھتا ہے۔ یہاں اسے شامل کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ مرزا قادیانی ملعون نے جہاں اور لایعنی ومجنونانہ کفریہ دعاوی کئے وہاں اس ملعون نے مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔ اس رسالہ میں احادیث صحیحہ جمع کی گئی ہیں۔ ان کی روشنی میں مرزا قادیانی ملعون کو جانچا جاسکتا ہے۔

۲۔ رسالہ ''ملت اسلامیہ کا موقف'' اس کتاب کو قومی اسمبلی میں حرفاً حرفاً مفکر اسلام قائد جمعیت علمائے اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے پڑھا تھا۔ اس مناسبت سے آپ کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔

(یہ کتاب جو حضرت مفتی صاحبؒ نے اسمبلی میں پڑھی وہ صفحہ ۲۶۷ تک ہے۔ اس کے بعد کا تمام مواد بعد میں موضوع کی مناسبت سے شامل کیا گیا۔)

۳۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب مرحوم کی ردقادیانیت پر تصنیف لطیف ''المتنبی القادیانی'' عربی میں ہے۔ یہ کتاب مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی خواہش وفرمان پر آپ نے عرب ممالک کے باشندگان کو قادیانی فتنہ کی سنگینی سے باخبر کرنے کے لئے تحریر فرمائی۔ لیتھو کتابت پر اول ایڈیشن شائع ہوا۔ بعد میں ہمارے مخدوم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی نظر ثانی سے کمپیوٹر ایڈیشن بھی مجلس نے شائع کیا۔ لیکن ہم نے اصل کاتب کی لیتھو کتابت کا عکس شائع کیا ہے۔ تاکہ اصل تبرک حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا محفوظ ہو جائے۔ لیتھو کتابت پلیٹ میکنگ کے وقت ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اشاعت اول کے عکس پر گزارہ کئے بغیر چارہ نہ تھا۔ عکس بھی مدھم ہے۔ تاہم حفاظت تبرک کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے قارئین اسے نظر انداز کر کے ممنون فرمائیں گے۔ اس طرح اس کتابچہ میں خزائن کے حوالہ جات کی تخریج نہیں کی۔ یہ اضافہ بھی اصل کتابچہ میں ہم پر ثقیل گزرا۔ اس امر کو بھی قارئین نظر انداز فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ اس جلد میں فقیر کے دل ودماغ پر حکمرانی کرنے والے اکابر کے تبرکات محفوظ ہوگئے ہیں۔ ان حضرات سے یہ نسبت اللہ کرے آخرت میں ان کی مصاحبت وخوشہ چینی کا باعث ہو۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

مناسب ہوگا کہ قارئین سے ہم اس امر کا وعدہ کریں یا خوشخبری سنائیں کہ احتساب قادیانیت کی جلد نمبر۱۶ مکمل کمپوز ہوگئی ہے۔ اس میں کن کن حضرات کے رسائل ہیں۔ اس کے لئے انتظار کی زحمت فرمائیں۔ جلد نمبر۱۷ کی کمپوزنگ شروع ہے۔ انشاء اللہ العزیز! سابقہ تعطل وتاخیر کی تلافی سے آپ خوش ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھیں۔ سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر جو امسال ستمبر۲۰۰۶ء میں منعقد ہوگی۔ اس وقت تک امید ہے کہ کئی اور جلدیں آجائیں گی۔ قادر کریم مختار مطلق ایسا فرمادیں۔ اس کے اختیار کن فیکون! کے سامنے کیا مشکل ہے۔

خاکپائے!

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ .... شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ .... شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

فقیر...... اللہ وسایا

۱۴۲۷/۴/۱۳ھ ۲۰۰۶/۵/۱۱ء

بعد العشاء، دفتر مرکزیہ ملتان

ردقادیانیت پر مشتمل اکابر امت کے قدیم رسائل کو شائع کرنے کی ایک تحریک!

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	تعداد رسائل	تعداد صفحات
۱	احتساب قادیانیت جلد اوّل	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ	۱۵ عدد	۳۱۴
۲	احتساب قادیانیت جلد دوم	شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	۱۰ عدد	۵۴۴
۳	احتساب قادیانیت جلد سوم	مناظر اسلام مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ	۱۸ عدد	۵۴۴
۴	احتساب قادیانیت جلد چہارم	امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ محدث کبیر مولانا سید محمد بدر عالم میرٹھیؒ	۱۳ عدد	۶۸۰
۵	احتساب قادیانیت جلد پنجم	شیخ المشائخ مولانا سید محمد علی مونگیریؒ	۲۴ عدد	۵۲۸
۶	احتساب قادیانیت جلد ششم	حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ حضرت مکرم پروفیسر محمد یوسف سلیمؒ چشتی	۵ عدد	۴۹۶
۷	احتساب قادیانیت جلد ہفتم	شیخ المشائخ مولانا سید محمد علی مونگیریؒ	۱۰ عدد	۶۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد ہشتم	مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	۱۲ عدد	۵۷۶

۹	احتساب قادیانیت جلد نہم	مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	۱۸ عدد	۶۱۶
۱۰	احتساب قادیانیت جلد دہم	مناظر اسلام مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ عارف باللہ مولانا غلام دستگیر قصوریؒ	۱۹ عدد	۵۷۵
۱۱	احتساب قادیانیت جلد یازدہم	جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ	۹ عدد	۵۰۴
۱۲	احتساب قادیانیت جلد دوازدہم	جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ	۳ عدد	۵۲۸
۱۳	احتساب قادیانیت جلد سیزدہم	مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ مفسر قرآن حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ شیخ التفسیر حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ	۱۲ عدد	۴۴۰
۱۴	احتساب قادیانیت جلد چہاردہم	مبلغ اسلام جناب ابوعبیدہ نظام الدینؒ بی اے	۴ عدد	۳۹۴
۱۵	احتساب قادیانیت جلد پانزدہم	شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ	۶ عدد ۱۸۳	۴۹۴ ۷۸۶۹

۱۸۳ ۷۸۶۹

شعبہ نشرواشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 4514122

ختم نبوت ہے دین ایمان!

ختم نبوت ہے دین ایمان
ختم نبوت ہے دین ایمان
شاہد اس پہ ہے قرآن — جو نہ مانے اور منکر ہو
وہ ہے پکا کافر اور شیطان — بغور سنو تم یہ سب اعلان
ختم نبوت ہے دین ایمان
مال ہمارا اس پہ ہے قربان — قربان کریں اس پہ ہم اپنی جان
ختم نبوت سے ہے شان ہماری — ختم نبوت ہے پہچان ہماری
ختم نبوت ہے دین ایمان
ختم نبوت کے ہم دیوانے — تاریخ ہماری ہر کوئی جانے
کوئی مانے یہ نہ مانے — شمع ہے ذات نبوت اور ہم پروانے
ختم نبوت ہے دین ایمان
سن لے ذریت اور نسل عزازیل — اب نہ بنے گا یہاں مرزائیل
کوئی دم کا ہے اب تو سام واسرائیل — چل نہ سکے مرزا کے کذب واباطیل
ختم نبوت ہے دین ایمان
پھرتا ہے سارا کفر ششدر وحیران — نکل رہی ہے اب ان کی اپنی جان
ختم ہوئی ان کی شوکت شان — اجڑا ہے ان کا ربوہ اور قادیان
ختم نبوت ہے دین ایمان
جیالے ختم نبوت کے جاگ رہے ہیں — مرزا کے پالتو چیلے بھاگ رہے ہیں
سکڑ رہی ہے مرزائیت، گرو ہیں پریشان — شاہد اس پہ جرمن اور جاپان
ختم نبوت ہے دین ایمان
ختم نبوت ہے دین ایمان

(مولانا) محمد عبداللہ حاصل پوری

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. NO. M-108

فرما گئے یہ ہادی — لا نبی بعدی

سالانہ ختم نبوت کانفرنس

زیر نگرانی حضرت مولانا عبدالواحد صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ

11 جون 2006ء بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد طوبیٰ مسجد روڈ کوئٹہ

12 جون 2006ء بروز پیر بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عبدالغفور حقانی صاحب

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
مرکزی رہنما مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب
ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا انوار الحق حقانی صاحب

حضرت مولانا قاری عبداللہ منیر صاحب

حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی صاحب

حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب
خطیب جامع مسجد طوبیٰ کوئٹہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالباقی صاحب

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالستار شاہ صاحب

حضرت قاری مہر اللہ صاحب
مہتمم مدرسہ تجوید القرآن

حضرت مولانا غلام غوث صاحب
ناظم تعلیمات مطلع العلوم

حضرت مولانا محمد اسلم حقانی صاحب
رکن شوریٰ صوبائی مجلس ختم نبوت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع نیاز صاحب

حضرت مولانا نثار احمد صاحب
مبلغ مجلس ختم نبوت کوئٹہ

نوٹ

9 جون بروز جمعہ بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد لورالائی میں کانفرنس ہوگی

10 جون بروز ہفتہ بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد ژوب میں کانفرنس ہوگی

الداعی الی الخیر **اراکین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** کوئٹہ بلوچستان فون: 2841995